نعتیہ مسدس: ۲

حَمد، نَعت، مِعراج، اور تخلیقِ کائنات پر مشتمل

مطلع

عَبدِ ناچیز سے خالق کی ثَنا کیوں کر ہو

تعداد بند: ۳۱۴

www.emarsiya.com

۱

عبد ناچیز سے خالق کی ثنا کیوں کر ہو شُکر رزّاقِ دو عالم کا ادا کیوں کر ہو
سہل عقدہ نہیں، مشکل ہے، یہ وا کیوں کر ہو کس طریقہ سے کریں حمدِ خدا کیوں کر ہو
شفقتیں بندہ پہ معبود نے کیا کیا کی ہیں
اک زباں بخشی ہے اور نعمتیں صدہا کی ہیں

۲

کس طرح سے صفتیں اُس کی ہوں بندہ سے بیاں اُس کی تعریف سماسکتی ہے لفظوں میں کہاں
عادل و خالق و غفار و کریم و سبحاں عالمِ مقتدر و واحد و حیّ و دَیاں
اس پہ کونین کی جو شے ہے وہ سب ظاہر ہے
ذرّہ ذرّہ کی حقیقت سے غرض ماہر ہے

۳

لفظ و ذرّات و بُن و بَرگ و گیاہ و اَشجار رگ و مو، بال و پر و نقطہ و امواجِ بحار
ریگِ صحرا و خطوط و ثُمر و غنچہ و خار لحظہ و ساعت و پاس و گہر و سنگ و شرار
ان کی تعداد سے کوئی نہیں اصلا واقف
ہے اگر تو وہی دانا وہی بینا واقف

۴

ہے عجب ذاتِ خداوند دو عالم یکتا گو کہ بے گوش ہے لیکن ہے ہر اک کی سنتا
اُس کو بے چشم نظر آتا ہے حالِ دنیا گلشنِ دہر کے حالات چھپیں اس سے کیا
خوب آگاہ ہے مخفی ہے جو گوشِ گُل میں
اس کو معلوم ہے جو کچھ ہے دلِ بلبل میں

۵

کچھ سمجھ میں نہیں آتے ہیں خدا کے اسرار اس میں انسان کا ادراک ہے بالکل بیکار
کاف و نوں اس کی مشیت نے ملاکر اکبار تازہ مضمون کئے سینکڑوں ان سے اظہار
کیوں نہ دو حرف کا بے مثل مُعمّا نکلے
ماسوا کے بخدا جس سے کہ اسما نکلے

www.emarsiya.com

٦

نئے اوقات جو گلشن کے ہوئے مدِّ نظر   شام سوسن کی بنائی تو چنبیلی کی سحر
ہے فتیلہ سے نہ روغن سے ملاقات مگر   گلِ خوشرنگ کا روشن ہے چراغ آٹھ پہر
خونِ مردہ میں عطا اس نے عجب جوش کیا
عکسِ لالہ نے فلک کو ہی شفق پوش کیا ٧

غور تخموں کی جو حالت میں کرے کچھ دانا   اس قدر طور نہ تمیز کا پائے اصلا
نخل اُن چھوٹے سے دانوں سے کئے وہ پیدا   دیکھ کر جن کی بلندی کو ہے حیراں دنیا
پھر جو خالق نے درِ فیض و عطا باز کیا
پھول بھی بخشے پھلوں سے بھی سرافراز کیا ٨

عقل و اوہام و خیالات و حواسِ انساں   برسوں اندیشہ جو دن رات کریں تا امکاں
ذرہ بھر صنعتِ خالق کے نہ ہوں راز عیاں   جو کہ اک پشہ کی خلقت میں کئے ہیں پنہاں
جب نہ مخلوق کی خلقت کو ذرا جان سکیں
اپنے خالق کو وہ کس طرح سے پہچان سکیں ٩

لُطف یہ گیسوئے سُنبل میں کیا ہے پیدا   دُرِ ناسُفتۂ شبنم کو پرویا کیسا
رہ افتادگی میں اس کو یہ آرام دیا   دیکھ لو سبزۂ خوابیدہ نہ اب تک چونکا
فیضِ قدرت سے بنفشہ میں وہ رنگت بھر دی
لاجوردی ہی ہر اک لوحِ گلستاں کر دی ١٠

سَر بے جسم حبابوں کے بنائے یکسر   اور فوارے کی گردن ہے نمایاں بے سر
شاخیں بے پنجہ کے ہیں ہاتھ، کرو غور اگر   باغ میں اڑتی ہے ہر پھول کی خوشبو بے پر
بے دہن کی ہے زباں، خار کی صنعت دیکھو
بے زباں کا ہے دَہن غنچہ کا، حکمت دیکھو

www.emarsiya.com

۱۱

برتری زار کو شہزور پہ دے گروہ ذرا   فیل کا رختِ گراں ٹھہرے مگس کا جاما
حد سے نمرودِ بد ایماں کا بڑھا جب غرّہ   اس پہ آرا پرِ پشہ کا چلایا کیسا
کعبہ جب اہلِ حبش فیلوں سے ڈھانے آئے
۱۲ سنگریزوں سے ابابیل بھگانے آئے

رحم سابق ہے غضب پر مگر اُس کا ہر آں   عاشقِ سہو و خطا رہتے ہیں، بذل و احساں
فیض اسے کہتے ہیں بے شرطِ اطاعت بھی یہاں   نعمتیں سیکڑوں کرتا ہے عطا وہ سبحاں
وہی رزاق دو عالم کا ہے، مرزوق ہیں سبب
۱۳ وہی خلاق ہے، باقی جو ہیں مخلوق ہیں سب

شکر خلاقِ دوعالم کا ہو کس طرح ادا   کہ ہمیں شاہِ رسالت سادیا راہنما
بحرِ فیض ایسے کہ دریا بھی ہے ان کا قطرہ   مہرِ نور ایسے کہ خورشید ہے ادنی ذرّہ
ایسے افصح ہیں کہ عاشق ہے فصاحت ان کی
۱۴ یہ وہ ہیں مصحفِ ناطق ہے خموشی جن کی

نوحؑ تھے اور نہ کشتی تھی نہ اصلِ دریا   ناخدا روح کی کشتی کے یہ جب تھے بخدا
نیل تھا اور نہ یوسف نہ زُلیخا کا پتا   جب یہ تھے یوسفِؑ افلاک و مقامِ اعلا
نہ سلیمانؑ تھے نہ مذکور پری اور جن کا
۱۵ نام تھا مہر نبوت کے نگیں پر اِن کا

نہ براہیم کی ہستی تھی نہ گلزار کی تھی   کعبۂ ہستیٔ عالم کے تھے معمار یہی
غم ہستی سے بہت دور تھے ایوبؑ نبی   مردمک جب سے یہ تھے چشمِ شکیبائی کی
چشم موسیٰؑ تھی نہ آفاق میں، نے جلوہ تھا
من و سلوی کریں تقسیم، یہ کام ان کا تھا

www.emarsiya.com

١٦

تھے نہ یعقوبؑ نہ اسحاقؑ کا تھا آوازہ   یہی آفاق کے کنعان میں تھے جلوہ نما
ابھی معدوم تھا داؤدؑ نبی کا نغمہ   شور ہر بزم میں تھا ان کی خوش اِلحانی کا
آسمانوں کے نشاں تک بھی نہیں اُصلا تھے
١٧ کہ یہ زینت دہِ بامِ فلکِ اَعلا تھے

ابھی مٹی کو نہ تھی قالبِ آدمؑ کی خبر   جلوہ افزا تھے مگر عرش کی یہ مسند پر
عاد کی قوم کو پہنچا تھا نہ صرصر سے ضرر   ان کے اکرام کی چلتی تھی ہوا سرد مگر
ابھی خاموش مسیحا کا لب گویا تھا
١٨ حیِّ اموات کا یاں شغل سدا ہوتا تھا

باعثِ عالمِ ایجاد ہے ذات والا   ہم شرف کوئی رسولوں میں نہیں تھا ان کا
پشت پر مُہر ہوئی ہے جو بفرمانِ خدا   خاتمہ بابِ رسالت کا ہے صاف اس سے کُھلا
کوئی ان کا سا نہ اعزاز و شرف پائے گا
١٩ بعد حضرت کے رسولؐ اور نہیں آئے گا

سارے نبیوں میں کوئی آپ کا ہمسر نہ ہوا   ایسا ذیشان کوئی اور پیمبر نہ ہوا
اور ہوا بھی تو خدا کا کوئی دلبر نہ ہوا   قرب ایسا کسی بندہ کو میسر نہ ہوا
سچ ہے زیبا ہے انہیں کے لئے رتبہ ان کا
٢٠ ہے جہاں نام خدا کا وہیں کلمہ ان کا

نہ یہ دنیا تھی نہ دنیا کا نشاں تھا اصلا   خلد میں حضرت آدمؑ تھے، نہ حوا کا پتا
جلوہ گر اہلِ سماوات میں تھا، نور ان کا   بس فقط ایک وہ خلّاق تھا یا یہ بندا
خلوت خاص تھی جلوت کا وہاں طور نہ تھا
تھے فقط عاشق و معشوق کوئی اور نہ تھا

www.emarsiya.com

۲۱

نورِ محبوب سے کی عرش کی خالق نے بنا   جلوۂ عرش سے کُرسی کو کیا پھر پیدا
لوح کُرسی سے بنائی بصد الطاف و عطا   تختۂ لوح پہ قائم ہُجرِ کِلک کیا
دے کے قط پھر یہ کہا حال سب انشا کردے
۲۲ ای قلم تختۂ گلزار یہ تختہ کردے

غش ہوا کا تب تقدیر کی سن کر یہ صدا   برسوں سکتہ میں قلم، صورت تصویر رہا
ہوش جب آیا تو کی عرض لکھوں پہلے کیا   آئی آواز کہ جو کچھ بھی ہے مقصود مرا
بحرِ رحمت بہت اس وقت ہے طغیانی پر
۲۳ نام لکھ احمدؐ و محمود کا پیشانی پر

نام احمدؐ کا سنا جب تو کہا میں قرباں   کون ہیں یہ کہ جنھیں بخشی ہے خالق نے یہ شاں
آئی آواز کہ سلطانِ زمیں شاہِ زماں   گلِ گلزارِ دَنا بلبلِ قوسین مکاں
ابرِ رحمت میں جو مخفی تھا وہ پیارا ہے یہی
۲۴ میرا محبوب مرے عرش کا تارا ہے یہی

ایسا بندوں میں نہیں کوئی رفیع الدرجات   آپ ہم بھیجتے ہیں جس پہ درود و صَلوٰات
علّتِ غائی کونین، اسی کی تو ہے ذات   اِسی نوشاہ کے دم سے تو ہے ہستی کی برات
جو یہ چاہے گا وہی اس کی خوشی کردیں گے
۲۵ سب گنہگاروں کو دوزخ سے بَری کردیں گے

سن کے یہ بات قلم وجد میں آیا اکبار   لوح پر لکھ تو دیا نامِ رسولؐ مختار
شوقِ دیدار میں پر قلب کو آیا نہ قرار   آخرش تیغِ محبت سے ہوا سینہ فگار
عشقِ احمدؐ کا نشاں خلق کو دکھلاتا ہے
یہ وہی ہے جو شگاف اس میں نظر آتا ہے

www.emarsiya.com

٢٦

حق نے پھر نور سے احمدؐ کے بصد شوقِ تمام   خلق افلاک کئے اور ستاروں کے مقام
پھر سنوارا چمنِ خلد اور اس کے در و بام   پھر اسی نور سے پیدا کئے بارہ یہ امام
مرتبے اور بڑھے اُس گہرِ یکتا کے
٢٧ لائے جب علم کی نہروں میں ملک نہلا کے

بحر میں جب مُتبحّر ہوئے سُلطانِ ہدا   جس قدر علم تھے ان سب پہ عبور ان کو ہوا
رحمت اس وقت میں پوشش تھی خورشِ حمدِ خدا   نکلے جب واں سے تو سجدہ کیا خالق کا ادا
تن سے قطرے جو گرے سب دُرِ شہوار بنے
٢٨ فضل حق سے یہ رسولانِ خوش اطوار بنے

جسم حضرت کا بنے، جب یہ ہوئی حق کی رضا   خاک لانے کے لئے روح امیں کو بھیجا
جب زمیں سے کہا جبریل نے فرمانِ خدا   خاک بھی، میں نہیں دوں گی یہ جواب اس نے دیا
مجھ کو معلوم ہے خلق اس سے وہ پیدا ہوگی
٢٩ خاص کر دل سے معاصی کی جو شیدا ہوگی

ابھی حکم آئے نہ تھے روحِ امیں یہ لے کے   دے گیا فقرہ یہ ابلیس زمیں کو آکے
خاک دیدی تو بڑے تجھکو تردد ہوں گے   صاف کہنا کہ بہت ان سے کدورت ہے مجھے
میرے سر مُفت کا الزام عبث دھرتے ہو
٣٠ ساتھ اُس خلق کے رسوا مجھے کیوں کرتے ہو

پائے میکال و سرافیل نے بھی جب یہ جواب   آئے پھر حکم خدا سے ملک الموت شتاب
جتنی مقصود تھی لی خاک زمیں سے بہ عتاب   اور یہ چلا کے کہا بھول گئی راہِ صواب
ایک بھی حکمِ خدا گر نہ بجا لائیگی
اے زمیں خاک میں سب آبرو مل جائے گی

www.emarsiya.com

۳۱

سخت حیرت ہے کہ دل میں ہے تو سمجھے ہوئی کیا خاک سر پر ترے سنتی نہیں فرمانِ خدا
تیری مٹی سے بنے گا وہ دُرِبیش بہا پست قسمت ہے، بہت اوج بڑھے گا تیرا
تجھ کو رکھے گا وہ محروم شرف پانے سے
کیوں مکدر ہوئی ابلیس کے بہکانے سے

۳۲

اسی غصہ پہ انہیں قابضِ ارواح کیا حضرت ذوق نے کیا خوب یہ مضموں ہے کہا
موت ہی سے تو دبا ورنہ یہ خاکی پتلا تھا وہ خودبیں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا
مرگ کے خوف نے یہ رعب بٹھا رکھا ہے
سب کو ایمان کے رستے پہ لگا رکھا ہے

۳۳

حکم خلاق سے جب چرخ یہ خاک گئی پہلےتو خلد کی نہروں میں دُھلی صاف ہوئی
گِل سے گُل ہوگئی پھر حق نے یہ رنگت بخشی یہ وہی خاک ہے پہنچانی نہیں جاتی تھی
خاک کا اس میں ہو ذرہ بھی تو کچھ جان سکیں
نور اب ہوگئی کیونکر اسے پہچان سکیں

۳۴

جسم اُس نور کی مٹی سے بنا حضرت کا حصہ جو بچ گیا وہ طنیت آدم میں ملا
ڈالی اللہ نے تب گلشن ہستی کی بنا صفی اللہ کو پھر تختِ خلافت بخشا
معنی فی الارض خلیفہ کے ملک جان گئے
سُن کے سُبحانَکَ لاعِلم لَنا مان گئے

۳۵

حکم جب سجدۂ آدم کا فرشتوں کو ملا سب نے مانا مگر ابلیس نے انکار کیا
تھا زمیں سے جو غبار اُس کو وہ دل سے نہ گیا آخرش اوج گھٹا راندۂ درگاہ ہوا
یہ تو سمجھا کہ ہے بندہ کو یہ کیسا سجدہ
یہ نہ سمجھا کہ ہے باطن میں خدا کا سجدہ

www.emarsiya.com

٣٦

اس گل تر کو ہے اب گلشن ہستی کی ہوا سبز جوڑا ہے ہر اک نخل چمن نے بدلا
آمدِ شاہِ رسالت کا جو مژدہ ہے سنا طالبِ گُل نہیں بلبل، یہ شگوفہ ہے نیا
بدلی پھولوں کی قبائیں جو نظر آتی ہیں
٣٧ گٹھریاں رحمت کی غنچوں کے کھلی جاتی ہیں

یہی گل باغِ خلیلی کی بڑھائے گا فضا باغ ایماں کا اسی گل سے رہے گا تازہ
کوئی اس گل کے سبب سے نہ رہے گا کانٹا اور ہوجائے گی اب گلشنِ وحدت کی ہوا
صبح دم پھول کھلانے جو صبا آئے گی
٣٨ غنچے جب چٹکیں گے حق حق کی صدا آئے گی

دہر میں حضرتِ آدمؑ سے طریقہ یہ رہا اک نبی فوت ہوا دوسرا مُرسل آیا
بندہی کچھ روزوں سلیمانؑ کی عالم میں ہوا کچھ دنوں حضرت یوسفؑ کی رہی چاہ سوا
مُلک خالی نہ خداوند تعالیٰ کا رہا
٣٩ عہد موسیٰ کا، زمانہ کبھی عیسیٰؑ کا رہا

جبکہ خلاقِ دوعالم کو یہ منظور ہوا اپنے محبوب کو بھیجے پئے سیر دنیا
لائے جبریل جو یہ مژدۂ فرحت اَفزا رنگ کچھ اور ہی افلاک و زمیں نے بدلا
گُل کِھلے رحمتِ خالق کی ہوا آنے لگی
٤٠ چار جانب سے درودوں کی صدا آنے لگی

دھوم ہے خلق میں محبوبِ خدا آتے ہیں جس کی کونین کے قلبوں میں ہے جا آتے ہیں
اہل دل، اہل کرم بحر عطا آتے ہیں اُمّتی کہتے ہوئے شاہِ ہُدا آتے ہیں
کہیں عالم میں نبی ہوتے ہیں پیدا ایسے
آپ اس امت عاصی کے ہیں شیدا جیسے

www.emarsiya.com

۴۱

جن کا مشتاق تھا کعبہ وہ رسول آتے ہیں   ڈھونڈتا تھا جنہیں بطحا وہ رسول آتے ہیں
راستہ جن کا ہے سیدھا وہ رسول آتے ہیں   پیار ہے جن پہ خدا کا وہ رسول آتے ہیں
یک زباں احمدؐ بے میم جہاں کہتا ہے
حق نے در پردہ انہیں اپنا لقب بخشا ہے ۴۲

پائیں گے در سے انہیں کے تو نشانِ خالق   یہ وہ بندے ہیں جو دکھلائیں گے شانِ خالق
رتبہ داں ان کا وہ، یہ مرتبہ دانِ خالق   ان پہ مخلوق کو ہوئے گا گمانِ خالق
مقصدِ کن یہی کونین کے بانی ہیں یہی
جن کا ثانی نہیں، وہ یوسف ثانی ہیں یہی ۴۳

راستہ مُلکِ شریعت کا بتائیں گے یہی   معجزے منکرِ خالق کو دکھائیں گے یہی
اپنی امت کے سدا عیب چھپائیں گے یہی   صورتِ بانگِ اذاں عرش پہ جائیں گے یہی
ان کے ہی فیض سے کعبہ میں جماعت ہوگی
ایک خالق کی زمانے میں اطاعت ہوگی ۴۴

ان کے آنے سے جہاں، وادیِ ایمن ہوگا   دیں کے آئیں گے قدم، کفر کا قدغن ہوگا
خار جس قطعہ میں تھے اب وہی گلشن ہوگا   خانۂ کفر میں ایمان کا مسکن ہوگا
نہ تو بت اور نہ بتخانہ رہے گا باقی
دورِ اصنام کا، افسانہ رہے گا باقی ۴۵

مشتری جس کا خدا ہے وہ گہر آتا ہے   نور ایماں کا ہے جس میں، وہ قمر آتا ہے
معرفت جس میں بھری ہے وہ ثمر آتا ہے   شانِ خالق کی ہے جس میں وہ بشر آتا ہے
شائقِ گلشنِ توحید زمیں ہے یاں کی
اسی تختہ پہ تو آئیگی بہار ایماں کی

www.emarsiya.com

۴۶

شانِ حق آئیگی اب یثرب و بطحا میں نظر اب مدینہ کی زمیں عرش سے لیگی ٹکّر
روز و شب شورِ اذاں ہوگا عرب میں گھر گھر اب بہار آئیگی مسجد کے بھی گلدستوں پر
نور ظاہر جو رسولِؐ عَرَبی کا ہوگا
سبز پھر باغ، خلیلِ اَحَدی کا ہوگا

۴۷

پردۂ قُدس میں تھا جو کہ یکیں آتا ہے مہروش آئینہ رخ ماہ جبیں آتا ہے
جس پہ خود حُسن ہے شیدا وہ حسیں آتا ہے مُہر ہے کتف پہ جس کے وہ نگیں آتا ہے
کی نہ یوں حق نے کبھی اور کسی کی خاطر
ڈاک بیٹھے گی فرشتوں کی اسی کی خاطر

۴۸

شاخ ہے جس کی امامت، وہ شجر آتا ہے صدفِ رحمتِ خالق کا گہر آتا ہے
جس سے کونین ہیں روشن وہ قمر آتا ہے جو ملا دے گا خدا سے وہ بشر آتا ہے
ہو جو بے مثل ثنا اُس کی کرے کیا کوئی
حق یہ ہے بعد خدا کے نہیں ایسا کوئی

۴۹

سب رسولوں میں انہیں کے لئے یہ دولت تھی دونوں راضی رہے اللہ بھی اور امت بھی
گو کہ تھے دہر میں وہ بھی بڑے رتبہ کے نبی بات یہ حضرت موسیٰ کو بھی حاصل نہ ہوئی
جو نہ تھے اوروں میں ان میں وہ شرف سارے ہیں
اپنے خالق کے بھی، مخلوق کے بھی پیارے ہیں

۵۰

سب سے اچھا کوئی مسلک ہے تو اِن کا مسلک یہی محبوبِ خدائے دو جہاں ہیں بیشک
ان کی تعظیم نہ کیونکر کریں سُکانِ فلک اک یہی بندوں میں پہنچے ہیں فقط خالق تک
کفر کلمہ پڑھے اعجاز نمائی ایسی
رتبہ اس طرح کا حُسن ایسا رسائی ایسی

www.emarsiya.com

۵۱

نظر آتی ہے زمانے کی ہر اک شے پر نور تنکے تنکے کا یہ عالم ہے کہ ہے شُعلۂ طور
باچھیں غنچوں کی کھلی جاتی ہیں گل ہیں مسرور دھوم ہے سیرِ جہاں کے لئے آتے ہیں حضور

ذرّے حیرت میں ہیں نور آ گیا کس کا ہم میں
۵۲ چاند نکلا نہیں اور چاندنی ہے عالم میں

کون آتا ہے کہ چہرہ ہے ہراک پھول کا لال زرِ گل سے ہے ہر اک نخلِ چمن مالا مال
غنچے ہنستے ہیں شجر سبز ہیں شاخیں ہیں نہال قمریاں سَرو پہ توحید کے گاتی ہیں خیال

نونہالانِ چمن مست بھی مسرور بھی ہیں
۵۳ اک نظر دیکھ لیں، اس تاک میں انگور بھی ہیں

کونپلوں کا بچے نظارہ نکلنا دیکھو نئی پوشاک ہر اک گل کا بدلنا دیکھو
جھوم کر ٹھنڈی ہواؤں کا وہ چلنا دیکھو شوق میں حوض کے پانی کا اچھلنا دیکھو

نغمے بلبل کے مسرت کا پتہ دیتے ہیں
۵۴ آؤ آؤ یہی طاوس، صدا دیتے ہیں

چاہیے جامِ مئے ہو شربا اب ساقی تو ہے فیاض، کرم اپنا دکھا اب ساقی
ہو جو توفیق تو رندوں کو پلا اب ساقی سچ یہ ہے آئے گا پینے کا مزا اب ساقی

دلِ اعدا کی گزک، آج تو اک قاب میں لا قی نامہ
۵۵ مہرِ دیں آتا ہے مے ساغرِ مہتاب میں لا

نشہ کم ہوگیا اب بہرِ خدا دیر نہ کر سَنسَنی جسم میں ہے سر میں بھی ہے کچھ چکر
دستِ نازک سے پیالے مجھے دے بھر بھر کر حال مولود کا بےکیف لکھوں گا کیونکر

ہم فقیروں کو پلا اوج سِوا ہو تیرا
کر بھلا ساقیٔ مہوش، کہ بھلا ہو تیرا

www.emarsiya.com

۵۶

آج تو میکدۂ چرخ سے لا کوئی سبو جس میں ہو رنگ وِلا کا گُلِ توحید کی بو
تا کہ پی جاؤں صراحی کی طرح تا بہ گلو اور کچھ اس میں سے بچ جائے تو کرلوں میں وضو
غلغلہ سرور کونین کے ہے آنے کا
ابھی پڑھنا ہے دوگانہ مجھے شکرانے کا

۵۷

خم کی خیرات میں پلوا مجھے ساقی کوئی جام آتے ہیں سوئے زمیں بادشہِ عرش مقام
جلد دے دیر کا ہرگز یہ نہیں ہے ہنگام یہ وہ موقع ہے کہ ساغر کا نہ پینا ہے حرام
فرش پر عرشِ الٰہی کا مکیں آتا ہے
جس کا عاشق ہے خدا اب وہ حسیں آتا ہے

۵۸

اب بھی ساقی جو نہ پلوائی تو پلوائے گا کب پیاس مدت کی ہے اس رند کے تر کردے لب
ہم سے شیشہ کی پری اڑتی ہے اب ہائے غضب پیرِ میخانہ سے بیعت ہوں تو نکلے مطلب
آج اُلجھنا ہے ہمیں بھی کسی مستانے سے
بے پیئے تو نہیں جاتے ترے میخانے سے

۵۹

کچھ بھی اس دور میں ساقی نہیں ہم پانے کے مفت بھٹی پہ گنہگار ہوئے آنے کے
تو نے تو سیکھے میں ڈھب رندوں کے ترسانے کے شوق یاں کہتا ہے لب چوم لے پیمانے کے
میری بیتابیاں رنگ اپنا دکھا دیں گی ابھی
دیکھنا شیشہ و ساغر پہ گرادیں گی ابھی

۶۰

مے بھی وہ دے جو پیا کرتے ہیں جنت والے روز محشر جسے مانگیں گے قیامت والے
جس کو پیتے ہیں حقیقت میں شریعت والے ہم تو دنیا میں اُسی کے ہیں فقط متوالے
مئے کوثر ہی کے پینے کی تمنا ہے مری
اور کچھ اُس کے سوالائے تو توبہ ہے مری

www.emarsiya.com

۶۱

آج بھی شاد نہ کرنے کا ہے منشا ساقی   ہم بھی کیا یاد کریں گے تجھے اچھا ساقی
پھک گیا پیاس کی شدت سے کلیجا ساقی   پھول پلوا کہ نکل جائے یہ کانٹا ساقی
ہم بھی آنکلیں گے آباد یہ سرکار رہے
بادہ کش ٹوٹ پڑیں میکدہ گلزار رہے ۶۲

پیرِ میخانہ ہوں یہ دھیان نہ دل میں لانا   میں بھی حیدرؑ کے مریدوں میں ہوں نامی بخدا
ساقئ روزِ جزا پر، مرا گھر بار فدا   اسی میخانہ سے ملتی ہے مئے ہوشربا
یاں ہوں کوثر پہ مگر روح دہری ہے میری
حور زاہد جسے کہتا ہے، پری ہے میری ۶۳

اے محبانِ نبی جائے ادب ہے بخدا   آتے ہیں سیرِ جہاں کے لئے سلطانِ ہدا
جسکی مدت سے تمنا تھی وہ موقع آیا   کیسے عاشق ہو نہیں سنتے یہ ہاتف کی صدا
آپ کیا آئے تجلیٔ دو عالم اُتری
قدرت اللہ کی، رحمت قدِ آدم اُتری ۶۴

منبرِ کعبۂ ایماں کا خطیب آپہنچا   مرضِ کثرتِ عصیاں کا طبیب آپہنچا
جس کا عاشق ہے جہاں اُس کا طبیب آ پہنچا   کفر جو دور کرے گا وہ قریب آپہنچا
وقت یہ نعرۂ صَلوات کی تقدیم کا ہے
اُٹھیں حضار کہ موقع یہی تعظیم کا ہے ۶۵

نذرِ جاں لیکے بڑھو جلد وہ آئے حضرت   جلد یثرب کو چلو جلد وہ آئے حضرت
بہرِ تسلیم اٹھو جلد، وہ آئے حضرت   جا کے یہ بیت پڑھو جلد، وہ آئے حضرت
مَرحَبا سیّدِ مکّی مَدَنی اَلعَربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

www.emarsiya.com

۶۶

آئے گا جس پہ کہ قرآں، وہ صورت آئی عالمِ زر میں جو مخفی تھی وہ دولت آئی
جس پہ تاحشر چلیں گے، وہ شریعت آئی شکلِ انساں میں ہے اللہ کی قدرت آئی
نورِ حق کا جو پتہ دیوے گی طلعت ان کی
شرع پردے میں چھپالے گی حقیقت ان کی

۶۷

آبِ کوثر مَلَکِ عالَم بالا لائے کپڑے پھر نور کے نہلا کے انہیں پہنائے
فرش پر عرش سے منہ دیکھنے قدسی آئے اس کی رحمت کے جو ہرسمت تھے بادل چھائے
بادۂ معرفتِ حق کا سرور آنے لگا
چاند سے چہرہ پہ توحید کا نور آنے لگا

۶۸

سینہ جو روزِ ازل سے غِل و غِش سے تھا صفا نور اور اُس میں یدِ قدرتِ خالق نے بھرا
پہلے سینہ تھا پر اب ہوگیا طورِ سینا مُہر پھر پشت پہ کی، بختِ نگیں کا جاگا
کلمہ پڑھوا دیا ہر کافرِ بے پروا کو
تھا عجب نقش کہ تسخیر کیا دنیا کو

۶۹

کیوں جبیں پر نہ ہوئی مہر عجب ہے حیرت یہ نشاں دیکھ کے پہچانتی ساری خلقت
پشتِ حضرت پہ لگانے میں یہ تھی پر حکمت جان لیں سب کہ یہ ہیں پشت و پناہِ اُمت
ماسوا اِس کے یہ منظورِ خدا ہوئے گا
ان سے گر پشت پھرائی تو برا ہوئے گا

۷۰

جس طرح معجزے خالق نے کئے ان کو عطا اسی صورت سے ہراک شے کا انہیں علم دیا
اپنے محبوب کا خلّاق خود استاد بنا تھے ازل سے یہ پڑھے لکھے پڑھاتا کوئی کیا
آئے تھے سوئے زمیں علم کے دریا ہوکر
کیسے بندوں سے سبق لیتے وہ مولا ہوکر

www.emarsiya.com

۷۱

سن ہی سلطان دو عالم کا بڑھا مثلِ شعور   سال بھر کا ہوا اک ماہ میں وہ شاہِ غیور
ان کو ہر علم پہ تھا روز ازل سے ہی عبور   دو مہینے میں ہوئے لائق مکتب جو حضور
کس میں یہ جان تھی اتنی کوئی ہمت کرتا
خود یہ ہادی تھے انہیں کون ہدایت کرتا   ۷۲

تن میں سایہ جو نہ تھا اُس کی کروں وجہ بیاں   سائے کا پیکر نوری متحمل تھا کہاں
حق نے سائے کو جہاں صَرف کیا کب ہے نہاں   مستفیض اس سے ہوئے حور و ملک اور انساں
اسی سائے سے تو یہ بال بنائے حق نے
اور اسی سے یہ خط و خال بنائے حق نے   ۷۳

اُسی سائے کی سیاہی ہے یہ مابینِ جہاں   لکھتے ہیں اہلِ قلم جس سے حدیث و قرآں
اور باقی جو رہا کچھ وہ بحکم یزداں   ہوگیا مردمکِ اہلِ نظر میں پنہاں
گو سیہ ہے پہ جھلک نور کی دکھلاتا ہے
اُسی سائے کی بدولت تو نظر آتا ہے   ۷۴

جس کے سایہ نہ ہو ایسا نہیں عالَم میں کوئی   اپنے محبوب کو پر حق نے کیا اس سے بری
ماسوا اس کے، ہے یہ بات بھی اک سیدھی سی   کہ پسند آتی نہیں خالق عالم کو دوئی
اس لئے خلق کیا حق نے نہ سایا اُس کا
خود جو یکتا ہے تو دلبر بھی ہو یکتا اُس کا   ۷۵

کیوں نہ تھا سایۂ محبوبِ خدا کچھ نہ کھلا   گو کہ مداحوں نے توجیہیں رقم کیں صدہا
رمز کو عاشق و معشوق کے سمجھے کوئی کیا   خاص اسباب میں پر مجھ کو ہوا ہے القا
اب میں سمجھا ہوں سمجھ میں مری کچھ آیا نہ تھا
گر وہاں جسم نہیں تھا تو یہاں سایا نہ تھا

www.emarsiya.com

۷۶

وقت اب نغمۂ داود کا باقی نہ رہا   اب کہاں حضرتِ موسیٰ کی شریعت کا پتا
اب کہاں خلق میں احکامِ جنابِ عیسیٰ   رائج اب دین محمدؐ کا جہاں میں ہوگا
برکت خانۂ اسلام کی بڑھ جائے گی
۷۷ اب جو منسوخ نہ ہوگی وہ کتاب آئے گی

راویوں نے یہ کتب میں ہے بہ تفصیل لکھا   ہر نبی کے لئے خلوت تھی تقرب کی جدا
خلوتِ حضرتِ آدم کا یہ دیتے ہیں پتا   کہ مقام انکا سراندیپ تھا یا کوہِ صفا
ترکِ اولا کے سبب سخت پریشاں یہ رہے
۷۸ تین سو سال تک اسبات پہ نالاں یہ رہے

جب لیا وقت دعا پنجتن پاک کا نام   توبہ مقبول ہوئی خوش ہوا خلّاقِ انام
خلوتِ حضرت ادریس کا پر ہے وہ مقام   کہتے ہیں مسجدِ سہلہ جسے سب خاص وعوام
ایسی منزل سے گئے جنتِ اعلا کی طرف
۷۹ پھر کے آئے، نہ کبھی آئیں گے دنیا کی طرف

خلوتِ حضرتِ یوسف ہے زُلیخا کا مکاں   حال سے جس کے کہ واقف ہیں سبھی خورد وکلاں
گو کہ تھے روئے زلیخا کے بظاہر نگراں   باطنا دیکھتے تھے قدرتِ خلاقِ جہاں
قصدِ عصیاں نہ کیا، حُسن پہ مائل نہ ہوئے
۸۰ یادِ خالق سے کسی وقت میں غافل نہ ہوئے

دوں خلیلِ اَعدیٰ کی بھی میں خلوت کا پتا   صاف لکھا ہے وہ آتشکدہ نمرود کا تھا
جس میں چنگاریاں لاکھوں تھیں اور اخگر صدہا   آئی جب غیب سے بَرداً وَّسلاماً کی صدا
فضلِ خلاق سے سب آگ وہ گلزار بنی
کیا شگوفہ تھا گلِ نار سے گلنار بنی

www.emarsiya.com

۸۱

خلوتِ حضرتِ موسیٰؑ کا کروں اب اظہار جبلِ طور ہے وہ، لکھتے ہیں اہلِ اخبار
دیکھ کر جس پہ تجلیٔ خداوندِ کبار مست و مدہوش ہوئے دل سے گیا صبر و قرار
گر نہوتے وہ نبی، گر کے سنبھل بھی جاتے
ساتھ اُس کوہ کے کب کے وہیں جل بھی جاتے

۸۲

خلوتِ حضرتِ یونسؑ کا کروں حال رقم اہلِ باطن اسے بتلاتے ہیں ماہی کا شکم
گو بظاہر تو یہی سمجھے ہیں اہلِ عالم پر وہ تھا پردۂ اسرارِ خدائے اکرم
واں بھی تصدیق حقیقت کی کئے جاتے تھے
نام اللہ کا اُس جا بھی لئے جاتے تھے

۸۳

خلوتِ حضرتِ عیسیٰؑ کا تو ظاہر ہے نشاں چرخِ چارم پہ ہیں ہمراہِ ملک جلوہ کناں
واں بھی مشغول ہیں تسبیحِ خدا میں ہر آں ہوں گے جب مہدیؑ موعود زمانے میں عیاں
آپ بھی چرخ سے بالائے زمیں آئیں گے
حکمِ خلاق جو ہوگا وہ بجا لائیں گے

۸۴

خلوتِ فخرِ زمیں نور، زماں خیرِ بشر ہے مقامِ ملکوتی سے بھی کچھ بالاتر
سب بیاں کرتے ہیں جس کو جبروت اہلِ خبر کیوں معزز نہ ہوں ہیں بھی تو حبیبِ داور
وصل میں فصل ہو یہ مرضیٔ داور نہ ہوئی
ایسی خلوت کسی مرسل کو میسر نہ ہوئی

۸۵

دوسرا نام ہے معراج اُسی خلوت کا جس میں شرطیں ہیں کئی، صاف کتب میں ہے لکھا
یعنی مہمان اُسے آپ بلا بھیجے خدا ہو ملک ساتھ میں جبریل سا اک راہنما
فیضیاب اور فرشتے بھی رہیں خدمت سے
اور بُراق آئے سواری کے لئے جنت سے

www.emarsiya.com

۸۶

اور کونین میں گزرے ہیں معزز جو نبی پیشوائی کے لئے خلد سے آئیں وہ بھی
لامکاں تک ہو مقامات کی آراستگی فرش سے عرش تک اک دھوم پڑے آنے کی
ہو یہ بزمِ طرب افزا نہ فقط دنیا میں
بلکہ ہو عیش کی صحبت ملاء اعلا میں

۸۷

اس کے مصداق ہوئے صرف رسول اکرم کسی بندے کا یہ رُتبہ نہیں خالق کی قسم
کہ سرِ عرش مع کفش رکھے اپنے قدم شوقِ دیدار میں بُلوائے خدائے عالم
پیار اخلاص کی گفتار ہو دعوت ہوئے
دیر تک عاشق و معشوق میں خلوت ہوئے

۸۸

حُسن گو حضرت یوسفؑ کا ہے مشہور جہاں پر یہ نقشہ یہ ملاحت تھی بھلا اُن میں کہاں
اور صورت کا بڑھا نور جب آیا قرآں اُس پر طرّہ یہ ہوا، حق نے بلایا مہماں
واں گئے آپ فرشتے بھی نہ جس جا پہ گئے
فرق ادنیٰ رہا جب منزلِ اعلا پہ گئے

۸۹

حالِ معراج کا اب تجھ کو ہے لکھنا اے فکر پانچویں رنگ کا موقع ہے سنبھل جا اے فکر
عرش سے ڈھونڈ کے مضمون نئے لا اے فکر بزمِ تعریف سے کردے تہہ و بالا اے فکر
کام مصرے ترے وہ فضل خدا سے کر جائیں
خوش ہوں احباب عدو رشک وحسد سے مرجائیں

۹۰

آجکل رنگ زمانے نے ہے بدلا کیسا حسد و رشک کی مداحوں میں پھیلی ہے ہوا
ہو فقط اپنی ہی تعریف یہ کوشش ہے سدا چاہتے ہی نہیں ہو نام کسی دوسرے کا
کسی ذاکر کی جو شہرت کی خبر پاتے ہیں
دور سے مفتِ خدا دل میں جلے جاتے ہیں

www.emarsiya.com

۹۱

جب یہ سنتے ہیں کسی شخص کا اچھا ہے کلام تو یہ کہتے ہیں کہ ان کا کہاں ایسا ہے کلام
ایک مصرع نہیں چوری کا یہ پورا ہے کلام پھر یہ فرماتے ہیں دعوے سے کہ اپنا ہے کلام
وقتِ تحقیق جب آتا ہے تو رو دیتے ہیں
۹۲ کر کے توبہ وہیں کان اپنے پکڑ لیتے ہیں

قاعدہ پہلے مروج تھا جہاں میں ایسا جس کا پشتینی جو تھا کام وہی کرتا تھا
دیکھتے دیکھتے اب رنگ ہے کچھ اور ہوا زاغ دینے لگا بلبل کی صدا واویلا
اُلٹے دریا بخدا زیرِ فلک بہنے لگے
۹۳ خیر سے مرثیہ دہقان بھی اب کہنے لگے

خیر کہتے ہیں اگر اپنی جگہ پر تو کہیں پر کسی اہلِ زباں سے نہ کبھی نوک کی لیں
اُن سے کہہ دے یہ کوئی حدِ اَدب سے نہ بڑھیں بل نکالے ہیں بہت ہم نے نہ اتنا اکڑیں
اب جو فرمائیں گے ذلت کا سبب ہوئے گا
۹۴ منہ ہمارا جو کھلے گا تو غضب ہوئے گا

زینتِ بزمِ فصاحت ہے فسانا اپنا موجدِ طرزِ بلاغت ہے گھرانا اپنا
مرثیہ گوئی میں قائل ہے زمانا اپنا حُسنِ ایجاد ہے انداز پرانا اپنا
ہم نے آغاز کیا طرز صف آرائی کو
۹۵ گویا ہم خلق میں پیدا ہوئے گویائی کو

ہے تخلص سے یہ ظاہر کہ مرے جد ہیں فصیح کیوں سخن میں نہ مزا ہوئے کہ بابا میں ملیح
کیوں نہ روشن ہو مرا نام کہ عمو ہیں صبیح موجدِ بیتِ سخن میرے برادر میں ذبیح
اس گھرانے سے ہے ایجاد ثنا خوانی کا
اب مگر خاتمہ ہے مجھ پہ سخندانی کا

www.emarsiya.com

۹۶

اس گھرانے سے ہویدا ہوئے کیا کیا ایجاد   جدِّ اعلیٰ نے کیا وصفِ سراپا ایجاد
مدح گوئی میں کیا جنگ کا نقشا ایجاد   بات پیدا کی سخن میں کیا اچھا ایجاد
کس کے آئینِ سخن میں نہیں پرتو اپنا
۹۷ جو ہے اس راہ کا رہرو، وہ ہے پیرو اپنا

اپنے رُتبہ پہ جو میں فخر کروں زیبا ہے   جدّ و آبا مرے کیسے ہیں چچا کیسا ہے
بھائی بھی حق نے وہ بخشا ہے کہ جو یکتا ہے   ارث یہ اپنے بزرگوں سے ہمیں پہنچا ہے
سخنِ غیر سے کچھ کام نہیں رکھتے ہم
۹۸ پاس مانگی ہوئی صمصام نہیں رکھتے ہم

مجھ سے بے وجہ جو لوگوں کو حسد ہے اتنا   شخصِ کامل ہوں کوئی میں بھی، یہ معلوم ہوا
مانوں کیوں میں کسی غمّاض کے کہنے کا برا   معجزوں کو نبیؐ اللہ کے جب سحر کہا
غم نہیں، آتے ہیں گر سنگِ سخن داماں میں
۹۹ میں ثمردار شجر ہوں، چمنِ امکاں میں

جن کی بھدی ہے طبیعت، نہیں اُن سے شکوا   جب سمجھ ہی میں نہیں آئے، تو بولے کوئی کیا
ورنہ آفاق میں ہے شعر و سخن کا وہ مزا   صاحبِ فہم سے چُپکا نہیں بیٹھا جاتا
رشک سے داد نہ دیگا جو کوئی کیا لے گا
۱۰۰ گر ہے مضمون نیا آپ ہی چھنوالے گا

کوئی مجلس میں اگر منہ کو بھی سی کر بیٹھے   اور ذاکر کوئی مضمون نیا آکے پڑھے
میرا ذمہ ہے جو بیٹھا ہوا خاموش سُنے   بہر تحسین یہ بے چینی ہو ٹوٹیں ٹانکے
کب یہ ممکن ہے سخن کچھ نہ اثر دکھلائے
بے ارادہ کئے سامع کا دہن کُھل جائے

www.emarsiya.com

۱۰۱
ہم سے جلنے کو عبث بنتے ہیں آتشبازی پختہ کاروں سے چلے گی نہ یہ افسوں سازی
ایسے عالم میں بہت دیکھے ہیں ترکی تازی ہم سے لیجا نہیں سکتے کبھی تو سبقت بازی
آج کی بات نہیں بیٹھ رہے جو کر کے
پشتہا پشت کے ہیں مدح سرا اس گھر کے

۱۰۲
جوہر نظم وہ دیکھیں کہ جو رکھتے ہیں نگاہ آپ کھل جائے گا سب فرق سپید اور سیاہ
خالی باتوں کا میں قائل نہیں خالق ہے گواہ جس کو دعویٰ ہو کہے بیٹھ کے میرے ہمراہ
کس کو عزت یہ سرِ بزم خدا دیتا ہے
دیکھیں کاغذ پہ چمن کون کھلا دیتا ہے

۱۰۳
باغباں کون ہے اس باغ کا کھل تو جائے کس کا جد خلق میں نامی ہوا کھل تو جائے
پہلے اس رنگ میں کس نے کہا کھل تو جائے اہلِ انصاف پہ اچھا برا کھل تو جائے
وہی دیکھیں گے ہنر، علم و ہنر ہے جن کو
وہی پرکھیں گے جواہر کو نظر ہے جن کو

۱۰۴
بزمؔ کیوں آج یہ کیا رنگِ تکلم ہے ترا اپنی تعریف نہیں اپنی زباں سے زیبا
گو تعلّی ہے فصیحانِ جہاں کا شیوا میں سمجھتا نہیں اِس بات کو لیکن اچھا
تجھ سے ناراض جو کوئی سرِ محفل ہوگا
خود ہی مُنصِف ہو کہ مسرور ترا دل ہوگا

۱۰۵
میں تو وہ صبح ہوں جس میں کہ نہیں نام کو نور شام بھی وہ ہوں جو ہے شامِ غریباں مشہور
ہوں وہ غم دوست کہ رہتی ہے خوشی جس سے دور گل بھی وہ گل ہوں، نہیں جس میں ذرا بوئے سرور
خلق میں مضطر و محنت کش و ناکام ہوں میں
ننگ ہے نام کو بھی جس سے وہ بدنام ہوں میں

www.emarsiya.com

۱۰۶
یہ بھی اُن سب کی عنایت ہے جو کرتے ہیں ثنا میں کجا اور یہ آوازۂ تحسین کجا
ہیں میں لکھنے کو تو کیا بیٹھا تھا اور لکھ گیا کیا حال معراجِ شہ دیں کا ابھی ہے لکھنا
سب کو اُس رات کی تصویر میں دکھلاتا ہوں
اپنے پھر مقصدِ اصلی کی طرف جاتا ہوں

۱۰۷
ام ہانی سے یہ مذکور ہے معراج کی شب نور ایسا تھا کہ تھی جس سے عیاں قدرت رب
مشعلِ طور میں یہ حُسن یہ جلوہ تھا کب رشکِ خورشیدِ جہانتاب تھا اک اک کوکب
جو کوئی چرخ کی جانب نگراں ہوتا تھا
کسی شادی کی ہے محفل، یہ گماں ہوتا تھا

۱۰۸
جس طرف دیکھو نظر آتا تھا اندازِ طرَب پائی جاتی تھی ہر اک چیز میں پروازِ طرَب
مطربوں کی طرَب افزا تھی ہر آوازِ طرَب ہاتھ میں لولئی گردوں کے بھی تھا سازِ طرَب
صاف کہتی تھی ادا عیش کے سامانوں کی
حسرتوں کی ہے یہ شب، رات ہے ارمانوں کی

۱۰۹
لے کے جبریل ارم سے جو بُراق آئے یہاں دیکھا آرام سے سوتے ہیں شہنشاہِ زماں
کیا ترکیب سے چونکا کے یہ آہستہ بیاں آپ کا دیر سے مشتاق ہے خلّاقِ جہاں
مرکبِ خُلد سواری کے لئے لایا ہوں
سیرِ افلاک دکھانے کے لئے آیا ہوں

۱۱۰
سنی تفسیر میں لکھتے ہیں یہ اربابِ خبر حق کو محبوب کا آرام جو تھا مدِّنظر
بھیجا وہ مرکبِ طرار پئے خیرِ بشر شکل انسان کی تھی کرتا تھا باتیں فر فر
مدعا اس سے یہ تھا شب ہے نہ گھبرا جائیں
باتیں کرتے ہوئے اُس سے شہِ والا جائیں

www.emarsiya.com

۱۱۱
تھے تو جبریل بھی ہمراہِ شہنشاہِ زماں اُن میں انساں کی سی ہوسکتی ہے پر بات کہاں
کوئی ہم جنس ہو خالق کی یہ مرضی تھی یہاں اس لئے مرکب خلد آیا بشکلِ انساں
جیسی اللہ نے کی اپنے نبی کی خاطر
کوئی محبوب کی کرسکتا ہے ایسی خاطر

۱۱۲
ہے حکیمِ علی الاطلاق جہاں کا والی چیز اُس کی کوئی صنعت سے نہیں ہے خالی
تیلی جس وقت جواہر کی خدا نے ڈھالی اُس کے ہر عضو پہ حکمت کی نظر بھی ڈالی
ایسا مرکب تو کسی کے لئے آیا ہی نہیں
جس کا حصہ کوئی بیکار بنایا ہی نہیں

۱۱۳
تھا جواہر کا فرس ناخنِ پا سے تا سر پیٹ الماس کا دُم مُشک کی، یاقوت کے پر
حکمتیں جس میں خدا نے تھیں بھریں سرتاسر آنکھیں دو گوہرِ یکتا کی تھیں اے اہلِ نظر
نظم میں راز کی باتوں کو عیاں کرتا ہوں
شرح اعضا کے مضامین بیاں کرتا ہوں

۱۱۴
پَردیئے اُس کو جو خالق نے یہ تھا اُس کا سبب کہ سوار اس پہ کبھی ہوں جو شہنشاہِ عرب
اُڑ کے افلاک کی یہ راہ کرے طے بہ ادب خاص یاقوت کے پر دینے سے یہ تھا مطلب
کہ ہوا دیتے ہوئے چرخ پہ لے جائیں گے
بیش قیمت ہوں کہ محبوب کے کام آئیں گے

۱۱۵
مُشک کی دُم سے یہ مقصود تھا اے اہلِ یقیں کہ مقام اس کا جو ہے حصۂ اسفل کے قریں
اُس کی بدبو سے مُضرّت کوئی پہنچے نہ کہیں اس کی خوشبو سے معطر ہو دماغِ شہِ دیں
دھیان گر دوست کی راحت کا نہ آیا ہوتا
حق نے اس کو بھی جواہر کا بنایا ہوتا

www.emarsiya.com

۱۱۶

اٹھے یوں بسترِ آرام سے شاہِ ابرار　　شوق کی جیسے نگہہ اُٹھتی ہے سوئے دلدار
غسل کرنے کے لئے جب ہوا پانی درکار　　کی یہ جبریل نے رضوانِ جنان سے گفتار

حکم دو طاسِ زمرد میں ابھی لانے کا
آبِ تسنیم سے فرمان ہے نہلانے کا ۱۱۷

غسل کرنے لگے حمام میں جب شاہ ہدا　　دلو کے بُرج میں خورشید ہے ثابت یہ ہوا
آفتابہ ہوا عکسِ رخِ شہِ سے لوٹا　　ہاتھ منہ دھویا تو پانی کا ہوا دل ٹھنڈا

طاس میں آب کے قطرے، جو چمک جاتے تھے
دامن چرخ میں انجم سے نظر آتے تھے ۱۱۸

جب پہننے لگے پوشاک شہنشاہِ زمن　　دیکھ کر گل سا بدن پھول گیا پیراہن
شوق سے تنگ بغل میں لیا کرتے نے بدن　　چاند کنٹھے کا ہوا ضو سے گلے کی روشن

شادیٔ وصل سے، دامانِ عبا پھیل گئے
تن میں جب آئے تو کچھ اور ہوا پھیل گئے ۱۱۹

اس تفاخر سے مسرت کا ہوا یہ عالم　　بولیں کلیاں یہ چٹک کر گل فردوس ہیں ہم
شہ سے بیعت ہوئے دستانے یہ کہتے تھے بہم　　موزے کہنے لگے اب شہِ کے نہ چھوڑیں گے قدم

سب ہی قائل ہوئے عمامہ کی تو رفعت کے
پیچ قسمت کے کھلے سَر سے بندھا حضرت کے ۱۲۰

مَس ہوا تن سے تو ٹھنڈا ہوا دل کُرتے کا　　آستیں کو ہوئی قوت جو وہ بازو پایا
چاک سے اپنے گریباں بھی ہنسے دیتا تھا　　عید کے دن کی طرح ملتے تھے گھنڈی تکما

ایسا بیتاب تھا اس کو نہیں چین آتا تھا
پٹکا تو شوق میں لپٹا ہی چلا جاتا تھا

www.emarsiya.com

۱۲۱

شہ کی تسبیح کا یہ فخر سے کہتا تھا امام شکرِ حق دستِ نبیؐ میں مرا اس دم ہے قیام
کیوں نہ سو جاں سے ہوں قربانِ شہنشاہِ انام کہ چلے لے کے مجھے نزدِ خدائے علّام
گوٹ کہتی تھی یہ دامن کی کہ ہر دور مرا
۱۲۲ گردِ شہ پھرتی ہوں، کیوں ہو نہ مزاج اور مرا

ساری پوشاک سے تھا رنگ مسرت پیدا کہتی تھی دوش کی چادر کہ بلند اوج ہوا
بند جو باندھتے تھے شوق میں گھل جاتا تھا شرعی ہوگیا پاجامہ جو شہ نے پہنا
جس قدر اِس کا زباں وصف کرے تھوڑا ہے
۱۲۳ پانچ کپڑے یہ نہیں پنجتنی جوڑا ہے

ہوئے پوشاک پہن کر جو شہِ دیں تیار عرض کی حضرتِ جبریل نے اے عرش وقار
اب چلیں سوئے فلک قبلۂ دیں ہو کے سوار کہ بہت حور و ملایک کو ہے شوقِ دیدار
دیدِ حضرت کی جو آس اُس کو لگی رہتی ہے
۱۲۴ درِ فردوس کی بھی آنکھ کھلی رہتی ہے

جب بیاں روحِ امیں کا شہِ دیں نہ یہ سنا پہلے سلطانِ زمن طوفِ حرم لائے بجا
پھر چلے بیٹھ کے مرکب پہ بصد لطف وعطا کہ مدینہ میں دوگانہ کریں خالق کا ادا
اس عبادت سے بھی فارغ جو وہ ذیجاہ ہوا
۱۲۵ جانبِ طور رواں کُل کا شہنشاہ ہوا

پہنچا جس دم جبَلِ طور پہ وہ حق کا ولی ہم بھی مدت کے جلے تن ہیں یہ آواز آئی
چلتے چلتے نظرِ لطف و کرم ہم پر بھی جل کے اس غم میں ہوئے خاک یہ حالت پہنچی
اُس کے ہوتے ہمیں کیا دھیان میں لائیں گے حضور
سرمہ مازاغ کا آنکھوں میں لگائیں گے حضور

www.emarsiya.com

۱۲۶

آئے جب بیتِ مقدس میں شہنشاہِ ہدا یاں بھی دو رکعتیں کیں، خالق عالم کی ادا
جب گزر مسجد اقصیٰ میں ہوا حضرت کا دیکھا موجود سب اُس جا پہ ہیں خاصانِ خدا
اُس جماعت کی یہ توقیر بڑھائی شہ نے
حکمِ خالق سے نماز اُن کو پڑھائی شہ نے

۱۲۷

پھر جو ہونے لگے حضرت سوئے افلاک رواں تھاما میکال نے تو زینِ فرس کا داماں
فخر سے چومی سرافیل نے گھوڑے کی عناں علَمِ سبز لئے ہاتھوں میں حور و غلماں
بُڑقو کہتے ہوئے مثلِ خبردار چلے
پکڑے جبریل رکابِ شہ ابرار چلے

۱۲۸

شہ کو رستے میں عجب ایک مقام آیا نظر جس میں چلتی تھی غم و رنج کی بادِ صرصر
مرکبِ خلد کے اُڑنے سے ہوئے ساکت پر دم الجھنے لگا گھبرائے شہِ جن و بشر
کہا جبریل سے غم دل پہ گھرا آتا ہے
نام اس دشتِ پُر آفت کا بتاؤ کیا ہے

۱۲۹

عرض کی حضرتِ جبریل نے اے شاہِ ہدا حق نے دنیا میں نبی جتنے کئے ہیں پیدا
آ کے اس بن میں اٹھائی ہے ہر اک نے ایذا یہی وہ جا ہے جہاں تختِ سلیماں تھا گرا
ابنِ مریم نے بھی یاں رنج و الم پایا تھا
اور یہیں نوح کی کشتی پہ زوال آیا تھا

۱۳۰

کربلا نام ہے اس دشت کا اے خیرِ بشر طبع محزوں ہو یہاں کی ہے ہوا کا یہ اثر
کس طرح سے شہِ والا کو سناؤں یہ خبر آپ کے پیارے نواسے کا کٹے گا یہیں سر
رنگ تقدیر یہ اک وقت میں دکھلائے گی
گلشنِ آلِ محمدؐ پہ خزاں آئے گی

www.emarsiya.com

۱۳۱
سن کے جبریل سے یہ واقعۂ غم افزا ایسا صدمہ ہوا رونے لگے شاہِ والا
پھر یہ فرمایا کہ تفصیل کرو اس کی ذرا حاملِ وحیٔ خدا نے یہ بصد عجز کہا
آپ پر رازِ نہفتہ کو عیاں کرتا ہوں
جو یہاں واقعہ گزرے گا بیاں کرتا ہوں

۱۳۲
ذکر یہ ماہ محرم کا ہے ای عرش پناہ پہلی تاریخ کو اس دشت میں آئے گا وہ شاہ
قافلہ ہوگا عزیز و رفقا کا ہمراہ چوتھی تاریخ جب آجائے گی دشمن کی سپاہ
نہ رہیں نہر پہ سادات یہ جھگڑا ہوگا
آخرش خیمۂ شہ دھوپ میں برپا ہوگا

۱۳۳
صبح سے ساتویں تاریخ کو اے شاہِ ہدا بند مہمانوں پہ پانی بھی کریں گے اعدا
لاکھ فرمائیں گے شبیرؑ میں ہوں نورِ خدا کوی پر ان میں سُنے گا نہ سخن حضرت کا
مختصر یہ ہے کہ دسویں کو لڑائی ہوگی
دوپہر دن میں بھرے گھر کی صفائی ہوگئی

۱۳۴
پہلے جائے گا پے جنگ حر نیک نہاد اذن پھر شاہ سے لیں گے رفقا بہرِ جہاد
ہوگی پھر دشت میں مسلم کی کمائی برباد قتل ہوجائے گی پھر شہ کی بہن کی اولاد
پھر سوئے دشتِ وغا ابنِ حسنؑ جائیں گے
عمِ ذیقدر کو پردیس میں رلوائیں گے

۱۳۵
لاش جب گھوڑے سے ہوجائے گی ان کی پامال اور بچوں کا برا پیاس سے ہوگا احوال
آئے گا حضرت عباس کو اس وقت جلال جنگ کی لے کے رضا بھائی سے وہ خوش اقبال
نام کرجائے گا عالم کے نموداروں میں
مشک کو نہر سے بھر لائے گا تلواروں میں

www.emarsiya.com

۱۳۶

پانی قسمت میں جو بچوں کی نہیں ہے لکھا مشک لیجانے نہ دیں گے سوئے خیمہ اعدا
ہوگی عباسِ دلاور سے ترائی میں وغا چھید کر مشک نکل جائے گا اک تیر جفا
ہاتھ بھی پیارے برادر کے جو کٹ جائیں گے
نہر پر روتے ہوئے سبطؑ نبی آئیں گے ۱۳۷

غم میں اس شیر کے ہوجائے گی بیکار کمر دردِ پہلو سے نہ آرام ملے گا دم بھر
ہونے پائیں گے نہ اس رنج سے فارغ سرور خوں میں تر لاش جواں بیٹے کی آئے گی نظر
کیا کہوں شاہ کی س وقت جو حالت ہوگی
جبکہ اک تیر سے بچے کی شہادت ہوگی ۱۳۸

بعد اس حادثہ کے اور جو ہوگی حالت کیا کروں عرض اسے سن نہ سکیں گے حضرت
مختصر یہ ہے جب آلام کی ہوگی شدت آئیں گے خیمہ میں شبیرؑ برائے رخصت
مل کے جس وقت بہن بھائی جدا ہوئیں گے
خوں کے اشکوں سے تمام اہلِ فلک روئیں گے ۱۳۹

ہوگا نشتر بہ جگر گریۂ اطفالِ حرم اُس پہ غم اتنے رفیقوں کا لعینوں کے ستم
چھوٹا پیارے بھتیجے کا بردار کا الم مرگِ فرزندِ جواں، لاشیں اُٹھانا پیہم
جز حسینؑ اور کسی کا نہیں ایسا دل ہے
اختیارات پہ یوں جبر کرے مشکل ہے ۱۴۰

طبعِ اقدس بہت اس وقت ہوئی ہے رنجور اب کروں جنگِ حسینؑ ابن علی کا مذکور
تا کہ حضرت کا ہو دل شاد طبیعت مسرور قصدِ میداں کے جو جانے گا کریں گے وہ حضور
ان میں حضرت ہی کی سب شان وادا ہوئے گی
یہی دستار یہی بر میں قبا ہوئے گی

www.emarsiya.com

۱۴۱

باہر آجائیں گے یوں خیمہ کے پردے سے جناب چاہ سے جیسے نکلتا ہے تڑپ کر سیماب
یا کبھی ابر سے ہوتا ہے برآمد مہتاب عدم آباد سے یا جیسے زلیخا کا شباب
جب یہ غل ہوگا پئے جنگ وہ ذیشاں نکلا
۱۴۲ مطلع تیغِ حیدرؑ کی کہے گی مرا ارماں نکلا

کی یہ پہر روحِ امیں نے شہ دیں سے گفتار اب یہاں سے ہے خیالِ شعرا کا اظہار
ہوگا دنیا میں یہ وہ معرکا شاہِ ابرار ہر زباں میں جو لکھا جائے گا تا روزِ شمار
مدح گو نظم جو اک بیت بھی فرمائیں گے
۱۴۳ گلشن خلد بریں اُس کا صلا پائیں گے

اے زباں جوہرِ تیغِ صُفہانی دکھلا بحرِ زخار، طبیعت کی روانی دکھلا
آج سب بزم کو زور ہَمَہ دَانی دکھلا رن میں بہتا ہوا تلوار کا پانی دکھلا
غم سے دل سینۂ حاسد میں لہو بن جائے
۱۴۴ رشک خود سُرمۂ آوازِ عدو بن جائے

شُعلۂ فیض ترا شمعِ سخن گر نہ جلائے بزم میں شاہدِ مضموں کا پتہ کوئی نہ پائے
گر ترا حُسنِ بیاں تا حدِ افلاک نہ جائے پیشوائی کے لئے برق سرِ طور نہ آئے
ہاں سکھائے ہوئے یہ طرز ادب تیرے ہیں
۱۴۵ جتنے جلوے ہیں زمانے میں وہ سب تیرے ہیں

تو نہ ہو گر تو نہ ہو کار جہاں کا انجام متکلم کا زمانے میں نہ شایع ہو کلام
کس و ناکس پہ جہاں میں جو ترا فیض ہے عام بے نشاں بھی یہ سمجھتا ہے کہ ہوں صاحب نام
وہی مشہور ہے تو نے جسے شہرت دی ہے
تجھ کو اللہ نے ہر طرح کی قدرت دی ہے

www.emarsiya.com

۱۴۶

دوستوں کے لئے تو شہد ہے دشمن کو ہے سم   بہر احباب خوشی ہے پئے اغیار ہے غم
کہیں تو فرحت و شادی ہے کہیں رنج و الم   میں تو قائل ہوں تیری تیزیوں کی مجھ کو قسم
زخم خوردہ جو خلائق تری گفتار کی ہے
۱۴۷ باڑہ رکھی ہوئی تجھ پر کسی تلوار کی ہے

اے زباں میں تو ہوں اک عمر سے ممنون ترا   مجھ کو ہر معرکے میں تو نے ظفر مند کیا
ہر جگہ دشمنوں کے دل پہ بٹھایا سکہ   جا بجا گاڑ دیا نام کا میرے جھنڈا
سامعیں کے بھی دلوں کا ہے مزا ساتھ ترے
۱۴۸ جیت لے آج کا میدان بھی ہے ہاتھ تیرے

جب چڑھے رخشِ صبا دم پہ شہنشاہِ ہدا   غل ہوا عرش پہ ہیں ختم رسل جلوہ نما
باد پا جھوم کے طاؤس کی مانند اُڑا   حسن رفتار پہ سو جان سے پریاں تھیں فدا
غل فرشتوں میں ہوا قدرت باری دیکھو
۱۴۹ پسرِ صاحبِ رفرف کی سواری دیکھو

اَشہَبِ چرخ نے دیکھا نہیں ایسا گھوڑا   توسنِ عمرِ رواں سے بھی سُبک تر تھا سوا
جوڑ بند ایسے کئے تھے اُسے خالق نے عطا   جس طرح سے کہ حسینیوں کے ہوں موزوں اعضا
دل سپاہی کا سلاطینِ جہاں کی جاں تھا
۱۵۰ اُس پہ مرتا تھا ہر انسان عجب حیواں تھا

دُم چھور کر کے قدم جبکہ اٹھایا اُس نے   کبک و طاؤس کا انداز دکھایا اُس نے
دم پرواز جو ہمراہ نہ پایا اُس نے   ہو کے بیزار دیا پریوں کو سایا اُس نے
کیوں نہ ہو فخر کہ رفرف سے فزوں پایا ہے
دوشِ محبوب الٰہی کا شرف پایا ہے

www.emarsiya.com

۱۵۱

باگ گھوڑے کی اٹھا کر شہِ ذیجاہ چلے   کوئی باقی نہیں اس وقت جو ہمراہ چلے
غل ہوا غزوہ خیبر پہ یداللہ چلے   سامنے رعب و حشم مثل ہوا خواہ چلے
بڑھ کے نصرت نے ندا دی کہ دلیر آتا ہے
۱۵۲ جس نے زہرا کا پیا شیر، وہ شیر آتا ہے

طلعت روئے ضیا بار سے روشن ہے جہاں   ذرہ ذرہ سے ہے نورِ مہ و خورشید عیاں
گیسوؤں سے ہے خجل، سنبلِ باغِ رضواں   آنکھ وہ جس پہ غزالانِ ختن بھی قرباں
مجمعِ حُسن و شرف فاطمہؑ کا جانی ہے
۱۵۳ نورِ حق جس میں ہے وہ چاندسی پیشانی ہے

سربزرگی میں ہے قرآنِ خدا، بے حجّت   ہاتھ وہ، عقدہ کشائی کی ہے جن میں قوت
پاؤں وہ جن میں دمِ جنگ نہ ہٹنے کی صفت   سینہ وہ جس میں بھرے رہتے ہیں رازِ قدرت
آنکھیں وہ جن میں مروت کا حیا کا گھر ہے
۱۵۴ اور دل وہ جو حقیقت میں خدا کا گھر ہے

جگر ایسا جور ہے سختیاں سہنے پہ گداز   ہو خجل نغمۂ داود وہ پیاری آواز
کمرِ شاہ شریعت کا ہے باریک اک راز   حالِ گیسو کا کیا کہیں کہ یہ قصہ ہے دراز
کوئی مدحت میں زباں کھول سکے منہ کیا ہے
۱۵۵ ناز ہے جس پہ خدا کو بھی یہ وہ بندا ہے

پارۂ مصحفِ گل پھول سے دونوں رخسار   بدرِ پیشانیٔ حضرت پہ ہے خورشید نثار
قد وہ موزوں کہ خجل جس سے ہے سروِ گلزار   سبزۂ خط کا یہ ایما ہے کہ آپہنچی بہار
صرف سردار نہیں گلشن جنت کے ہیں
تیسرے باپ بھی بستانِ امامت کے ہیں

www.emarsiya.com

۱۵۶

بینئ پاک ہے گویا الفِ لفظِ الہ   لام ہے یہ رخِ پر نور پہ گیسوئے سیاہ
حلقۂ ہ سے مشابہ ہے دہن وقتِ نِگاہ   صاف یہ کاتبِ قدرت نے لکھا ہے اللہ

اوسط و آخر و آغاز کا یکساں قط ہے
۱۵۷ جس نے تحریر کیا ہے وہ بڑا خوش خط ہے

تہہِ راں ہے وہ فرس جو دم پروازِ پری   بلکہ پروازِ پری سے بھی فزون تیز پری
مثلِ دُلدُل کے ہراک عیب سے یہ بھی ہے بری   ساری دنیا میں پھرے دم نہ بھرے اس کا ذری

جائے افلاک پہ یہ پیک نظر سے پہلے
۱۵۸ منزلوں کو یہ کرے ختم قمر سے پہلے

ہے ہوا یا کہ ہوا کی کوئی کل ہے رہوار   یال کو موئے پری کہتے ہیں جو ہیں ہشیار
عجب اس کا ہے کہ چو پایہ بنا ہے پردار   سمجھے نعل اس کے نہ کوئی، مہ نو ہیں یہ چار

پے بہ پے تین طرارے جو کبھی بھرتا ہے
۱۵۹ راہِ یک سالہ کو گویا کہ یہ طے کرتا ہے

کم نہیں ابلقِ ایام سے یہ خوش اوقات   اس کے کانوں پہ اندھیری ہے کہ قطبین پہ رات
آب پر مثلِ ہوا جائے عجب کی ہے یہ بات   چال میں تیرِ نظر پست، چھلاوہ ہے مات

نام رہوار ہو بندھنے پہ بھی یہ تھوڑا ہے
۱۶۰ باد پا سب کہیں رکنے پہ بھی کیا گھوڑا ہے

دونوں باگوں سے یہ مطلب ہے، سنیں اہلِ ہنر   کہ نہیں دونوں جہاں میں کوئی، میرا ہمسر
چال کیا، اُمڈی چلی آتی ہے موجِ کوثر   کوسوں اکدم میں پہنچ جاتا ہے یہ مثلِ خبر

اس سے افزوں نہ اُڑے پر جو لگائیں اس کے
تارِ برقی بنے گر نعل لگائیں اس کے

www.emarsiya.com

۱۶۱
مثل شمشیر یہ شبدیز بھی ہے ذی جوہر   سُبکی میں ہے، نہ تیزی میں ہے کوئی ہم سر
ابھی آنکھوں میں سما جائے جو ہو مدِّ نظر   صاف کاجل کو اُڑا لے نہ ہو پُتلی کو خبر
چاہے تو تیز ابھی، رواجِ رواں سے ہوجائے
باہر اک گام میں، یہ دونوں جہاں سے ہوجائے

۱۶۲
بند جب سرعتِ رہوار میں کوئی لکھا   بعد دم بھر کے نہ لفظ ایک بھی کاغذ پہ رہا
ہاتھ سے اپنے دبائے نہ اگر میں رہتا   اُس وَرَق کا بھی نہ ملتا کہیں زنہار پتا
پھر جو لکھنے کے لئے ہاتھ اٹھایا میں نے
ذہن میں اپنے وہ مضموں بھی نہ پایا میں نے

۱۶۳
کبھی رم کرتا ہے، آہو کی طرح خوش منظر   کبھی رفتار میں ہے، کبکِ دری کا ہمسر
کبھی آندھی یہ بنا کرتا ہے، سرپٹ چل کر   اور کبھی اُڑ کے یہ پریوں کا دکھاتا ہے ہُنر
مختلف نام ہیں جب تک یہ پھرا کرتا ہے
لا کے جب تھان پہ ٹھہراؤ وہی گھوڑا ہے

۱۶۴
رخش کی تیز روی کا ہے، یہ مضمون نیا   اس کی تصویر بھی کاغذ پہ نہ ٹھہرے اصلا
مو قلم سے جو مصور کوئی کھینچے خاکا   تازیانہ اُسے یہ جان کے ہوجائے ہوا
باندھنا چال کا مضمون ہی، نادانی ہے
بندھ نہیں سکتی ہے شاعر سے وہ جولانی ہے

۱۶۵
خوبصورت کوئی دیکھا نہیں ایسا تو سن   ہے اندھیری سے یہ روشن کہ ہے گھونگھٹ میں دلہن
کبھی یوں چلتا ہے خم کر کے یہ اپنی گردن   جس طرح رقص کناں دشت میں طاؤسِ چمن
واہ اس رخش کا کیا کھچنا ہے، کیا کنڈا ہے
دُم سے، چہرے کی مگس رانی، یہ خود کرتا ہے

www.emarsiya.com

۱۶۶

پہنچے اس شان سے لشکر میں تو خودسر بھاگے　　دھاک تھی جن کی جہاں میں وہ دلاور بھاگے
پہلوانوں کے قدم اٹھ گئے افسر بھاگے　　فیل جنگل سے، ترائی سے غضنفر بھاگے
ڈر کے کہتے تھے، رُخ اس دشت سے پھیرو بھاگو
۱۶۷ ہمہمہ شیرِ الٰہی کا ہے شیرو بھاگو

آج پھر بادۂ گلرنگ پلادے ساقی　　پھر کوئی جام مرے لب سے لگا دے ساقی
تیرے میخانے کی ہو خیر چھکا دے ساقی　　سیرِ گلزارِ ارم مجھ کو دکھا دے ساقی
سب سے میں مانگ چکا خلق میں باقی تو ہے
۱۶۸ جام لوں گا میں تجھی سے مرا ساقی تو ہے

ہاں قلم نقشۂ حربِ شہِ ذیجاہ دکھا　　شیر کے خوف سے تر بہر صفِ روباہ دکھا
راہیٔ نارِ سقر فوج ہو وہ راہ دکھا　　رن میں چلتی ہوئی تیغِ اسد اللہ دکھا
ذوالفقارِ شہِ مرداں کا چمکنا دیکھوں
۱۶۹ موجزن چار طرف خون کا دریا دیکھوں

شکل اب لکھتا ہوں پوشاک بدلنے کی نئی　　ذکر کچھ آگیا ہے اسلحۂ جنگ کا بھی
طبع اس گلشنِ عالم میں ہے رنگیں جن کی　　خاص کر غور سے وہ دیکھیں ریاضت میری
اجر و تفریح کا مجموعہ بنا رکھا ہے
۱۷۰ باغ اک تختہ کاغذ پہ کھلا رکھا ہے

خوف غازی کا دلوں میں تھا سمایا ایسا　　گردنیں خم ہوئیں شملہ کو جو سر پر رکھا
دل ہوئے چاک جو پہنی تنِ اقدس میں قبا　　تکمیں کھل کھل پڑیں باندھا جو کمر سے پٹکا
حال بے جنگ کئے غیر ہوا اُن سب کا
عزم ڈھیلے ہوئے جب تنگ کھچا مرکب کا

www.emarsiya.com

۱۷۱

دم وہاں سوکھ گئے تیغ کمر سے جو بندھی   سہے سب اہلِ خطا جبکہ کماں ہاتھ میں لی
آنکھیں جھپکائیں جب انگشت سناں کی چمکی   عقلیں چکرا گئیں صورت جو سپر کی دیکھی
بولیں کڑیاں جو زرہ کی تو پریشان ہوئے
شکل چار آئینہ کی دیکھ کے، حیران ہوئے ۱۷۲

بڑھ کے نعرہ جو کیا کانپ گیا لشکرِ شام   سنبھلے رہوار پہ مثلِ اسد اللہ امام
دیر اب کچھ نہیں کرتا ہوں علم رن میں حُسام   شمر کو دی یہ صدا شہ نے کہ او بدانجام
حشر کا معرکہ ہے میری لڑائی ظالم
دیکھ لے کانپتے ہاتھوں کی صفائی ظالم ۱۷۳

خلفِ شاہِ نجف فاطمہؑ کا نور العین   جس کا بھائی ہے حَسنؑ خلق میں میں ہوں وہ حُسینؑ
فخر کرتی ہے نجابت وہ نجیبُ الطرَفین   وارثِ دولتِ اعجازِ شہِ بدر و حنین
خلق میں کس پہ نہاں ہے مری عالی نسبی
سب زمانے پہ عیاں ہے مری عالی نسبی ۱۷۴

کس کا بابا ہے زمانے میں سمیٔ داور   کون ہے میرے سوا، لختِ دلِ خیرِ بشر
کس کو جھولے میں جھلاتے تھے، فرشتے اکثر   شرفِ مریم و حوا ہوئی، کس کی مادر
سر پہ شہپر سے ملک سایہ کئے ہیں دیکھو
یہ شرف مجھ کو مرے رَب نے دیئے ہیں دیکھو ۱۷۵

شرفِ کون و مکاں، میرے سوا کوئی نہیں   رونقِ بزمِ جہاں میرے سوا کوئی نہیں
زینتِ باغِ جناں، میرے سوا کوئی نہیں   ہادیٔ پیر و جواں، میرے سوا کوئی نہیں
دمِ پیکار ہزاروں سے نہیں بند ہوں میں
سبطِ احمدؐ ہوں یدُاللہ کا فرزند ہوں میں

www.emarsiya.com

۱۷۶

وہ ید اللہ کہ ہے مرتبہ جن کا اعلا   بادشاہِ دوجہاں مرجع سلطان و گدا
جانشینِ شہِ لولاک امامِ دوسرا   عالمِ علمِ نبی واقفِ اسرار خدا
آج مختارِ سفیدی و سیاسی ہیں وہی
قوتِ بازوئے محبوبِ الٰہی ہیں وہی ۱۷۷

شیرِ حق خویشِ نبیؐ زوجِ بتولِ عذرا   نورِ رب صاحبِ اعجازِ شہنشاہِ ہدا
یوسفِ مصرِ امامت، دُرِ دَریائے عطا   نیّرِ بُرجِ شَرَف مَطلع انوارِ خُدا
مقتدائے ملک و جن و بَشر ہیں حیدرؑ
شش جہت جن سے ہے روشن وہ قمر ہیں حیدرؑ ۱۷۸

شرفِ کون و مکاں مقصدِ اربابِ وِدار   دافعِ کفر وحَسد قاطعِ بُنیادِ فساد
صاحبِ جود و کرم، راحم و مُعطی و جَواد   ناصرِ دینِ محمدؐ اَسد رَبِّ عِباد
آج تک جن کے لئے ارض وسما روتے ہیں
ایسے بندے بھی خدائی میں کہیں ہوتے ہیں ۱۷۹

شش جہت میں نہیں جس کا کوئی ہم سر وہ علیؑ   سب میں مشہور ہے جو فاتحِ خیبر وہ علیؑ
شہرِ علمِ شہِ بطحہ کا جو ہے دَر وہ علیؑ   جس کو سب اہل جہاں کہتے ہیں حیدرؑ وہ علیؑ
یہی کام آتے ہیں ہر رنج و بلا میں بخدا
ثلثِ قرآن، انہیں کی ہے ثنا میں بخدا ۱۸۰

شان دیکھو اسد اللہ کی جرأت دیکھو   کی وغا لاکھوں سے تنہا یہ شجاعت دیکھو
رعب و جاہ و حشم وشوکت وسطوت دیکھو   توڑ ڈالا درِ خیبر کو یہ قوت دیکھو
پُر جگر ایسا بھلا کون ہوا عالم میں
خون میں مرحب وعنتر کو کیا تر دم میں

www.emarsiya.com

۱۸۱

عرش تک دھاک ہے جس کی وہ شجاعِ ازلی   شاہِ اقلیمِ ظفر خالقِ اکبر کے ولی
اسمِ اعظم جسے کہتے ہیں وہ ہے نامِ علی   تھے شجاعت کے اثر، چہرۂ اقدس سے جلی

دم لیا دیووں کے سر کاٹ کے صفدر ایسے
۱۸۲ دو زبانوں کی ملی تیغ، دلاور ایسے

انحراف اُس سے جو ہے لختِ دل خیرِ بشر   واہ ری عقل کہ بیدیں کو بنایا رہبر
قہرِ خالق سے ڈرو، دھیان تمہارا ہے کدھر   شب تاریک کجا اور کجا نورِ قمر

خِضرِ راہ کُجا غولِ بد انجام کُجا
۱۸۳ ظلمت ِکُفر کُجا نیر اِسلام کُجا

فاطمہ اسکی ہو گر ماں تو بتادو مجھ کو   پیار اسے کرتا ہو یزداں تو بتادو مجھ کو
گر ملک اس کے ہوں درباں تو بتادو مجھ کو   اس کے گھر آیا ہو قرآں تو بتادو مجھ کو

چاہتے ہوں شہ لولاک اُسے بھی تو کہو
۱۸۴ آئی ہو خلد سے پوشاک اسے بھی تو کہو

فضلِ خالق سے ملے مجھ کو بزرگوں کے کمال   حسنِ اخلاقِ حسنؑ، شیرِ الٰہی کا جَلال
میری عالی نسبی، میری بزرگی پہ ہے دال   میں وہ خورشید ہوں جس کو نہیں تاحشر زوال

جلوۂ قدرتِ باری ہے اس آئینہ میں
۱۸۵ نور اللہ و نبیؐ کا ہے مرے سینے میں

آج دو دن سے ہوں پیاسا، مری ہمت دیکھو   مستعد جنگ پہ فوجوں سے ہوں، جرأت دیکھو
تم پہ گھر کردیا قرباں یہ سخاوت دیکھو   میرے الطاف و کرم اپنی شقاوت دیکھو

دیکھو دانستہ جہنم میں نجاو اب بھی
قتل کرنے سے مرے ہاتھ اٹھاؤ اب بھی

www.emarsiya.com

۱۸۶

سن کے یہ فوجِ دغا باز بڑھی بہرِ وغا　سنبھلا گھوڑے پہ یہاں بھی پسرِ شیرِ خدا
تیغ کو کر کے علم، رخش کو کاوا جو دیا　پھر گیا آنکھوں، میں ضرغامِ صمد کا نقشا
غل یہ فوجوں میں ہوا خلق کا سرتاج آیا
لو وہ لختِ جگرِ صاحبِ معراج آیا ۱۸۷

لو وہ تلوار چلی، سینہ و سر کٹنے لگے　نیزے دو ہونے لگے، تیر و بتر کٹنے لگے
گرز بیکار ہوئے، خود و سپر کٹنے لگے　قلب پہلو میں، تو سینے میں جگر کٹنے لگے
ہو کے مجروح تڑپتے تھے جفا جو رن میں
گرم اک موت کا بازار تھا ہر سو رن میں ۱۸۸

ایک کو فوجِ ستمگر میں سنبھلنے نہ دیا　جو سپاہی تھے انہیں ٹھاٹ بدلنے نہ دیا
باغیوں کا کوئی ارمان نکلنے نہ دیا　شجرِ کفر و حسد، پھولنے پھلنے نہ دیا
قلعہ بدعت و اِلحاد اکھاڑا اس نے
گلشن کفر کو اکدم میں اُجاڑا اس نے ۱۸۹

جانیں لینے کو بڑھا تیغ کا جب دستِ طلب　تہلکہ مچ گیا لشکر میں، کہ حشر آیا اَب
بھاگے دہشت سے سوارانِ رے و روم و عرب　ٹھنڈے ٹھنڈے گئے دوزخ کی طرف شامی سب
آب شمشیر کی وہ اوس پڑی مقتل میں
کوسوں ناری نظر آئے نہ کہیں جنگل میں ۱۹۰

نہیں معلوم کس آہن سے یہ تلوار بنی　گاہ خوں بار بنی، گاہ شَرر بار بنی
مست خوں پی کے بنی اور کبھی ہشیار بنی　جنگ کے وقت کسی کی نہ مگر یار بنی
شوق سے گو کہ لپکتے تھے ہر اک سر کے لئے
پی کے پر خون ٹھہرتی نہ تھی دم بھر کے لئے

www.emarsiya.com

۱۹۱

دل نہیں گو پہ یہ پہلو میں رہا کرتی ہے مئے کوثر نہیں پر کھچ کے چلا کرتی ہے
گو یہ فتنہ نہیں پر حشر بپا کرتی ہے گو قضا یہ نہیں پَر کارِ قضا کرتی ہے
ہے فنِ جنگ کی ماہر مگر استاد نہیں
۱۹۲ دامِ جوہر تو ہے قصہ میں پہ صیاد نہیں

خط جوہر ہیں کہ کھولے ہوئے ہے بال پری آب تک خشک ہے کس قہر کی آتش ہے بھری
چھوڑتی ہی نہیں کیسا، ہی مقابل ہو جری دم میں انساں کو بناتی ہے عدم کا سفری
اس کو کیا آنکھ کا احول کی ہنر آتا ہے
۱۹۳ جو گیا سامنے بس وہ ہی نظر آتا ہے

مل کے چہرہ پہ سیاہی کو سپر لاکھ ڈرائے نہیں ممکن کہ یہ کردار سے اپنے باز آئے
جوہر اس کا ملک الموت کو جب آنکھ دکھائے کیسے پھر رد و بدل موت سے ہو کوئی بتائے
تا گلو جاتی ہے اک دم میں، رسائی دیکھو
۱۹۴ لاکھ مردوں میں نکلتی ہے صفائی دیکھو

سر پے سجدہ جھکے جاتے ہیں خمار ایسی دے کے جاں لیتے ہیں سب گرمیٔ بازار ایسی
جھکی پڑتی ہے مئے حسن سے سرشار ایسی چشم خورشید نے دیکھی نہیں تلوار ایسی
آنکھ جب پیار کی جوہر کبھی دکھلاتے ہیں
۱۹۵ غنچۂ زخم بشاشت سے کھلے جاتے ہیں

لوٹتے پھرتے تھے اعضائے بریدہ ہر سو اپنے ہی خون میں ناری تھے طپیدہ ہر سو
جاں بلب درد سے تھے زخم رسیدہ ہر سو دشمنوں سے رہی یہ تیغ کشیدہ ہر سو
گوشۂ امن کسی جا نہ لعیں پاتے تھے
سیدھے بھاگے ہوئے دوزخ کو چلتے جاتے تھے

www.emarsiya.com

۱۹۶
زین ثابت تھا نہ کوئی، نہ سلامت تھی لگام	نہ رکابوں کے نشاں تھے نہ دہانوں کا تھا نام
تنگ جینے سے ہوئے، بھول گئے طورِ خرام	دوڑ پے کشتوں پہ تو پس پس گئے مقتول تمام
غل تھا رہواروں نے اسواروں کو پامال کیا
بعد مُردَن بھی لعینوں کا زبوں حال کیا

۱۹۷
مورچے لشکرِ بزدل کے تھے درہم برہم	بیرقوں کا تھا نشاں اور نہ پرچم نہ علَم
پہلوانوں کے بھی بڑھتے تھے نہ میداں میں قدم	جانتے تھے کہ ہے درپیش ہمیں راہِ عدم
جاں بلب خوف سے سب پیر و جواں تھے رن میں
چار سو حشر کے آثار عیاں تھے رن میں

۱۹۸
ہیبتِ شاہ سے لرزے میں ہے میداں کی زمیں	شور تھا زلزلہ میں صبح سے ہے یاں کی زمیں
مثلِ گہوارے کے ہلتی ہے بیابان کی زمیں	اٹھ کے شیروں کو دباتی ہے نیستاں کی زمیں
جان شیروں میں نہیں جان سے رنجیدہ ہیں
شیرِ قالیں کی طرح فرش پہ خوابیدہ ہیں

۱۹۹
کیوں نہ دل آب ہوں، کس دھار کی تلوار ہے یہ	خلفِ احمد مختار کی تلوار ہے یہ
اسد اللہ سے کرّار کی تلوار ہے یہ	ڈھال کی ڈھال ہے تلوار کی تلوار ہے یہ
خود مہِ نو ہے، پہ گرد شہِ دیں ہالا ہے
حافظِ مصحفِ رُخسارِ شہِ والا ہے

۲۰۰
حُسن میں، ناز میں، جلوہ میں پری ہے تلوار	نابیں کہتی ہیں کہ غصہ میں بھری ہے تلوار
سیمِ خالص ہو خجل، ایسی کھری ہے تلوار	زہر میں ڈوبی ہے ایسی کہ ہری ہے تلوار
کس طرح دم نہ بھرے صور سرافیلؑ اس کا
لوہا مانے ہوئے ہیں حضرت جبریلؑ اس کا

www.emarsiya.com

۲۰۱

شور تھا فوج میں گھوڑوں کو بھگاؤ، بھاگو　　سامنے شیر دلاور کے نہ جاؤ، بھاگو
قدم اس معرکے سے جلد اٹھاؤ، بھاگو　　اپنے ہاتھوں میں نہ جانوں کو گنواؤ، بھاگو
سرکشو دلبرِ ضرغامِ صمد بپھرا ہے
۲۰۲ بزدلو شیرِ الٰہی کا اَسَد بپھرا ہے

بھاگتی پھرتی تھی میداں میں سپاہ اشرار　　متردد تھے رسالے تو پریشاں سردار
دشت ہلتا تھا، تزلزل میں تھے پیہم کہسار　　پھینک کر پشت سے اسواروں کو، بھاگے رہوار
پہلواں شام کے کوسوں نہ نظر آتے تھے
۲۰۳ جتنے پیدل تھے وہ سب بھاگے چلے جاتے تھے

خوف چھایا ہوا اعدا کے دلوں میں تھا بڑا　　جانتے تھے یہ دلاور ہے علیؑ کا بیٹا
قتل سب ہوگئے ہیں اس کے عزیز و رفقا　　تیغ کو غیظ میں کاٹھی سے جو یہ کھینچے گا
جن نہ انساں نہ پہاڑ اور نہ دریا ہوں گے
۲۰۴ یہ زمیں کیا ہے دو عالم تہہ و بالا ہوں گے

لے کے شمشیر کو حیدرؑ کی جو بپھرے شہ دیں　　چرخ ہلنے لگے جنبش میں زمینیں آئیں
ڈر کے کہتے تھے سرافیل سے یہ روحِ امیں　　آج بے صور پھکے حشر نہ آجائے کہیں
کچھ نہ کچھ گلشنِ عالم پہ زوال آیا ہے
۲۰۵ خوف کی بات ہے صابر کو جلال آیا ہے

پہلا حملہ تھا کہ ٹکرائے جنوب اور شمال　　مل گئے مشرق و مغرب خط توامَ کی مثال
خوف سے تن پہ فرشتوں کے کھڑے ہوگئے بال　　قُطب کو اپنی جگہ سے ہوا، جنبش کا خیال
خاک اڑاتی تھی زمیں چرخ پہ جانے کے لئے
اور فلک سوئے زمیں جھکتا تھا آنے کے لئے

www.emarsiya.com

۲۰۶

دوسرا حملۂ شیرانہ جو حضرت نے کیا خوفِ شمشیر سے تھے ہوش کسی کے نہ بجا
متصل اُن سے جو تا شام تھی فوجِ اعدا برہمی ہو گئی اک مرتبہ اس میں پیدا
سب جو کوفہ کی طرف پچھلے قدم ہٹنے لگے
۲۰۷ شام کی فوج کے دیواروں سے سر پھٹنے لگے

رنگ یہ دیکھ کے گھبرایا یزیدِ مکّار اہل تنجیم کو بلوا کے کیا استفسار
زائچے دیکھ کے سب نے بادب کی گفتار غیظ میں کھینچی ہے حیدرؑ کے پسر نے تلوار
فکر کر اِس کی، نہیں اور تعب ہوئے گا
۲۰۸ اب کا جملہ شہِ والا کا غَضَب ہوئے لگا

تذکرہ تھا یہ ابھی یاں کہ ہوا حشر بپا زلزلہ آیا زمیں کانپی وہ ایوان ہلا
آئے چکر میں فلک بدلا جہاں کا نقشا سامنے تیغ کی بجلی کو چمکتے دیکھا
جاں نکلنے کے لئے جسموں میں گھبرانے لگی
۲۰۹ نعرۂ سبط پیمبر کی صدا آنے لگی

کہہ کہ تکبیر پکارے یہ امامِ ذیجاہ کس طرف ہے عمرِ سعد کہاں ہے وہ سپاہ
حوصلہ اب بھی ہو گر کچھ تو بڑھ ہو بسم اللہ پھر چلے تیغ دودم پھر صفِ دشمن ہو تباہ
پھر زمیں دشتِ پر آشوب کی تھرانے لگے
۲۱۰ پھر چمک تیغ کی تا چرخ بریں جانے لگے

نکلیں وہ بہر دغا ہاتھ ہوں جن کے تیار کھینچ کر تیغیں بڑھیں کوفہ ورے کے اسوار
گرز تانے ہوئے میدان میں آئیں جرار نیزہ داروں سے بھی کہہ دو کہ کریں مجھ پر وار
شوق سے پھر مرے ہاتھوں کی صفائی دیکھیں
پھر بڑھیں فوج سے پھر میری لڑائی دیکھیں

www.emarsiya.com

۲۱۱
کیوں جگر بند پیمبر کی شجاعت دیکھی تشنہ لب تم سے لڑا ہوں مری ہمت دیکھی
اسد اللہ کے دلبند کی جرأت دیکھی تم نے کچھ فاطمہ کے شیر کی طاقت دیکھی
شہرۂ ہمتِ مردانہ رہے گا برسوں
آج کی جنگ کا افسانہ رہے گا برسوں

۲۱۲
وعدہ طفلی کا نہ ہوتا جو مرے پیشِ نظر بھیجتا سب ستم ایجادوں کو میں سوئے سقر
ایک پیاسے کی لڑائی سے ہے تر بھر لشکر کیا ہوئے وہ جو اٹھائے ہوئے آئے تھے تبر
پاؤں جمتے نہیں کیوں کھیت میں مکاروں کے
کیوں قدم پیچھے ہٹے جاتے ہیں جراروں کے

۲۱۳
آج کا معرکہ تا حشر رہے گا مشہور اب کروں سیر جناں دل کو یہی ہے منظور
گو تنِ زار مرا زخموں کی شدت سے ہے چور آؤ تلواریں لئے پاس، کھڑے ہو کیوں دور
اب یہ حسرت ہے کہ دربارِ خدا میں پہنچوں
سرخرو قصرِ رسولؐ دو سرا میں پہنچوں

۲۱۴
یہ سخن سنتے ہی پھر بانیٔ بیداد بڑھے تیغیں تولے ہوئے شہ پر ستم ایجاد بڑھے
گرز ہاتھوں میں لئے ظالم و جلاد بڑھے چند سردار بھی پیہم پئے امداد بڑھے
گھر گئے فوج میں زخموں سے لہو بہنے لگا
ہائے فرزند نبیؐ ظلم و ستم سہنے لگا

۲۱۵
ہائے اک وار پہ سو وار عیاذاً باللہ ہائے تلوار پہ تلوار عیاذاً باللہ
نیزے اور سینۂ افگار عیاذاً باللہ پیاسے پہ تیروں کی بوچھار عیاذاً باللہ
ہے اگر حسرتِ دیدار زیارت کر لو
گرتے ہیں اب شہ ابرار زیارت کر لو

www.emarsiya.com

۲۱۶

ہاتھ تھم تھم کے جو اٹھتا ہے تو شاداں ہیں عدو   نوبتیں بجتی ہیں پاس آ گئے ہیں عربدہ جو
تیغیں سر پر کبھی آتی ہیں کبھی سوئے گلو   خاک پر بہتا ہے فرزند پیمبر کا لہو
گاہ غش ہوتے ہیں گہ خون اگلتے ہیں حسینؑ
۲۱۷ یا علیؑ کہہ کے کبھی زیں پہ سنبھلتے ہیں حسینؑ

شاہ پر ٹوٹ پڑے برچھیوں والے صد حیف   پھول سے تن کے لئے ظلم کے بھالے صد حیف
نہیں کوئی جو شہِ دیں کو بچالے صد حیف   علی اکبر ہیں کہاں، کون سنبھالے صد حیف
سر کٹایے ہوئے خویش و رفقا سوتے ہیں
۲۱۸ ایسے بیکس بھی زمانے میں کہیں ہوتے ہیں

اب سنبھل سکتے نہیں رخش پہ سلطان انام   چھٹ چکی ہے شہِ مظلوم کے ہاتھوں سے لجام
سر سے پا تک ہے بدن تیروں سے مجروح تمام   ڈگمگاتے ہیں قدم، حالت غش میں ہیں امام
پہنچے فردوس میں شبیرؑ کے پیارے ہے ہے
۲۱۹ کون مظلوم کو گھوڑے سے اتارے ہے ہے

عرض کی حضرتِ جبریل نے یا شاہ زماں   اب وہ حالت ہے کہ خادم کی لرزتی ہے زباں
دین کا پُشتِ فرس سے جو گرے گا سلطاں   لپکے پھر ایک لعیں آئے گا تیغ براں
زخم روئیں گے لہو، پیاس کی شدت ہو گی
۲۲۰ مختصر یہ ہے، کہ سید کی شہادت ہو گی

مہر چھپ جائے گا وہ آندھیاں آئیں گی سیاہ   آگ خیموں میں لگا دیں گے لعین بدخواہ
پیٹتی نکلیں گی سیدانیاں باحالِ تباہ   غیب سے آئے گی آواز، کہ قومِ گمراہ
یہ نہیں صرف، حسینؑ ابن علی کا خوں ہے
فاطمہؑ کا یہ لہو ہے یہ نبیؐ کا خوں ہے

www.emarsiya.com

۲۲۱

سارے موجود رسولؐ اور نبیؑ بھی ہوں گے ساتھ میں اُن کے رسولوں کے وصی بھی ہوں گے
وتد ابدال قُطب، غوث، ولی بھی ہوں گے آپؑ بھی فاطمہؑ بھی اور علیؑ بھی ہوں گے
ساتھ میں ان کے ملک اشک بہاتے ہوں گے
۲۲۲ حسنؑ سبز قبا خاک اُڑاتے ہوں گے

اہلِ کیں کعبۂ دیں ڈھائیں گے دنیا کے لئے حوریں سر پیٹتی ہوں گی شہ والا کے لئے
اشکِ خوں روئیں گے غلمان بھی آقا کے لئے ٹھوکریں کھائیں گے جن، بیکس وتنہا کے لئے
غم میں پیہم لب دریا پہ بھی نالا ہو گا
۲۲۳ خون برسے گا زمانہ تہہ و بالا ہو گا

سن کے اس واقعہ کو ضبط کا یارا نہ رہا اے اَخی یاں سے چلو پہلے یہ حضرت نے کہا
لے کے جبریل کو پھر آگے بڑھے شاہِ ہدا پہنچے جب نزدِ فلک آپ، تو ظاہر یہ ہوا
رخِ حضرت کی ضیاء چار طرف پھیلی ہے
۲۲۴ چاندنی فرش ہوئی جاتی ہے پر میلی ہے

سن لیا جب کہ قریب آگئے سلطانِ زماں قدِ بسم اللهِ قرآن نبیؑ کا ہکشاں
سورۂ نجم کی ظاہر تھی ہر اک نجم میں شاں ہو گئی لوحِ فلک صورتِ لوحِ قرآں
جو فرشتہ تھا فدا وہ صفت بُلبُل تھا
۲۲۵ آمدِ مصحفِ ناطق کا ہر اِک سو غُل تھا

تھا یہ فیض شہ ابرار، میں اُن پر صدقے ورنہ قاضئ فلک، سورۂ لقمان پڑھے
سورہ نور کا جلاد فلک، ورد کرے لوٹ ہوں شرع کے قانون پہ زُہرہ یہ کہے
خبر آمد کی جو نور اِنکا سنادیتا تھا
لامکاں ہوں یہ ہر اک چرخ صدا دیتا تھا

www.emarsiya.com

۲۲۶
بڑھ کے جبریل نے دربان فلک سے یہ کہا کھول دے چرخ کا در آ گئے محبوبِ خدا
سن کے اس مژدہ کو خوش ہو کے جگہ سے اٹھا اور کہا کھول کے در کو میں اس آنے کے فدا
گر قدم رنجہ کنی جانبِ کاشانۂ ما
۲۲۷ رشکِ فردوس شود از قدمت خانۂ ما

جبکہ دروازہ میں داخل ہوئے سلطانِ زماں دیکھ کر ایک ملک کو ہوئے حضرت حیراں
جس کے چہرہ سے غضب اور خشونت تھی عیاں شہ نے فرمایا اخی اس کا کرو حال بیاں
جب سے خلاق دو عالم نے بنایا ہے اسے
۲۲۸ دھیان ہنسنے کا کسی وقت بھی آیا ہے اسے

کہا جبریل نے ہنسنے سے اسے کیا سروکار حق نے مالک اسے دوزخ کا کیا ہے سرکار
یہ ملک جب سے جہنم کا ہوا ہے مختار غیظ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اس کا ہر بار
مگر ایسا ادبِ شاہِ انام اُس نے کیا
۲۲۹ رسمِ تعظیم بجا لایا، سلام اس نے کیا

خُلق یہ دیکھ کے فرمانے لگے شاہِ ہدا اے اَخی اس سے کہو کھول دے در دوزخ کا
میں بھی دیکھوں کہ عذاب اس میں بھرے ہیں کیا کیا جبکہ مالک نے یہ ارشاد شہ دیں کا سنا
حکم سے آپ کے پھیرا نہیں سر کھول دیا
۲۳۰ پہلے جبریل کے کہنے سے، وہ در کھول دیا

دیکھا حضرت نے کہ آتش ہے غضب شعلہ فشاں ندیاں پیپ کی، اور خون کے دریا ہیں رواں
وہ دھواں ہے نظر آتا نہیں کوئی بھی وہاں مگر آتی ہے گنہ گاروں کی فریاد و فغاں
بند کروا دیا در شاہ نے ٹھہرا نہ گیا
رنج بندوں کا خدا دوست سے دیکھا نہ گیا

www.emarsiya.com

۲۳۱

دوسرے چرخ پہ جانے لگے جب شاہ ہدا   راہ میں ایک مکاں سید والا کو ملا
نور سے جس کے ہیں روشن طبق ارض و سما   اس میں داخل ہوئے جب سرور دیں یہ دیکھا
طاق چالیس ہیں ہر طاق میں اک بیضا ہے
پوچھا جبریل سے حضرت نے کہ ان میں کیا ہے ۲۳۲

بادب حضرت جبریل نے کی عرض کہ ہاں   اس میں اسرار ہیں کچھ قدرتِ خالق کے نہاں
حکم مجھ کو نہیں کس طرح کروں راز بیاں   بڑھ کے ایک بیضہ اوٹھا لیجیے یا شاہِ زماں
حال جو کچھ کہ ہے پنہاں وہ نظر آئے گا
دستِ حضرت سے یہ عُقدہ ابھی کُھل جائے گا ۲۳۳

سن کے جبریل سے یہ شہ نے کیا ہاتھ دراز   لے چکے طاق سے بیضہ جو شہنشاہِ حجاز
چشمِ حق بیں کو کر اب بند، یہ آئی آواز   تاکہ کُھل جائیں مری قدرتوں کے تجھ پر راز
حق کے فرمان سے جب آنکھ کھلی کیا دیکھا
ہوں میں ایک شہر کے اندر یہ تماشا ۲۳۴

نہ فلک اور نہ جبریل نہ شب اور نہ براق   نہ وہ پر نور مکاں اور نہ بیضے نہ وہ طاق
ہوا اکبار شب وصل الٰہی میں فراق   شہر کے لوگ ہیں سب آمدِ شہ کے مشتاق
کپڑے پاکیزہ ہر اک پہنے نظر آتا ہے
جمعہ کا روز ہے مسجد کی طرف جاتا ہے ۲۳۵

دیکھیے جس کو وہ ہے مومنِ پاکیزہ فعال   ذی کرم صاحبِ اخلاق، حمیدہ افعال
ایک کو ایک سے رنجش نہ خصومت نہ ملال   رونقِ دینِ محمدؐ کو بڑھائیں یہ خیال
سورۂ حمد ہر اک آن پڑھا کرتے ہیں
وقت پر طاعتِ معبود ادا کرتے ہیں

www.emarsiya.com

۲۳۶

جانتے مکر کا مختار ذرا ڈھنگ نہیں	نرم دل ایسے ترازو میں بھی پاسنگ نہیں
کبھی چلا کے صدا دینے کا آہنگ نہیں	کسی کے آئینۂ دل پر ذرا زنگ نہیں
جنس کا نرخ جو بائع نے کہا مان گئے
اس پہ بازار سے لے کر نہیں نقصان گئے

۲۳۷

صاف ہر ایک سڑک جس پہ نہ تنکا نہ غبار	جنس تازہ کے دکانوں میں لگے ہیں انبار
لینے والا بھی فردشندہ بھی دونوں دیندار	کسی سودے میں نہ حجت ہے نہ غل نے تکرار
کم نہ دیتے ہیں نہ مال اُن کا سوا لیتے ہیں
دام رکھ دیتے ہیں اور چیز اٹھا لیتے ہیں

۲۳۸

شہر میں صاحبِ تقویٰ ہے ہر اک پیرو جواں	زہد کی جن کے خبر دیتا ہے ماتھے کا نشاں
جیسے پاکیزہ خیالات ہیں ویسی ہی زباں	کہہ سکیں جن کو فرشتہ صفت ایسے انساں
جھوٹ اور مکر کی باتوں سے حذر کرتے ہیں
گو کہ اوقات تجارت میں بسر کرتے ہیں

۲۳۹

پیشہ ور جتنے ہیں سب شاد ہیں غم سے ہے فراغ	قلب پر شیشہ گروں کے نہ کدورت ہے نہ داغ
چرخ ہفتم پہ نہیں عطر فروشوں کا دماغ	پھول والوں کی طبیعت کا کھلا رہتا ہے باغ
تازہ دل میوہ فرشوں کے ہیں، آگاہ ہیں سب
سیب جو بیچتے ہیں اُن کے بھی خواہ ہیں سب

۲۴۰

بانٹ کم وزن، نہ دوکاں میں کوئی جنس خراب	پاک عارف کی طبیعت کی طرح اُن کے حساب
باخبر دین سے، دانندۂ آئینِ ثواب	مسئلہ پوچھتے ہیں شرع کی پڑھتے ہیں کتاب
جب کسی سے کوئی شے پاتے ہیں یا دیتے ہیں
یا نبی کہتے ہیں یا نام علیؑ لیتے ہیں

www.emarsiya.com

۲۴۱

شہ نے اک مومن دیندار سے پوچھی یہ خبر   آپ سب لوگوں کا کیا قصد ہے جاتے ہیں کدھر
کہا اس شخص نے یہ کر کے سراپا پہ نظر   تازہ وارد نظر آتے ہیں یہاں آپ مگر
چہرۂ پاک پہ تشویش سی کچھ پاتا ہوں
۲۴۲ کہا حضرت نے ابھی تو میں چلا آتا ہوں

پھر یہ کی اس نے گزارش کی ہمارا ہے جو شاہ   آٹھویں روز وہ آتا ہے بصد حشمت و جاہ
اور نمازیں بھی پڑھاتا ہے وہی حق آگاہ   ہو اگر قصد زیارت کا تو چلئے ہمراہ
سرِ منبر جو کبھی وعظ وہ فرماتا ہے
۲۴۳ سارے احکامِ شریعت ہمیں بتلاتا ہے

جب سنا شاہ نے اس مردِ خوش ایماں کا بیاں   شوق سے جانبِ مسجد ہوئے ساتھ اس کے رواں
دیکھا دروازۂ مسجد پہ پہنچ کر یہ سماں   کہ ہے اک خلق خدا راہ کی جانب نگراں
غُل ہے تشریف شہِ ہر دوسرا لاتے ہیں
۲۴۴ ایک سے ایک یہ کہتا ہے کہ اب آتے ہیں

تذکرہ یہ تھا ابھی یاں کہ اٹھی گرد اکبار   ہوئے شاہانہ سواری کے نمایاں آثار
مرد ہے ہاتھ میں چھڑیاں لئے اک سوز رکار   عَربی گھوڑوں پہ بیٹھے ہوئے اک سمت سوار
جا ادب کی ہے یہ خُدّام صدا دیتے ہیں
۲۴۵ سامنے گر کوئی آتا ہے ہٹا دیتے ہیں

بیچ میں اُن کے ہیں غلماں لئے اک تختِ رواں   اس پہ بیٹھا ہے بصد جاہ و حشم اک سُلطاں
سَرِ پُر نور پہ ہے تاجِ جواہر کی وہ شاں   دیکھنے والوں کے دل ہوتے ہیں جس پر قرباں
خالی چاؤش جلالت نے جو راہیں کردیں
وقف مردُم نے اُسی سَمت نگاہیں کردیں

www.emarsiya.com

۲۴۶

سر پہ ہے چتر کی جا سایۂ افضالِ خدا   چہرۂ صاف پہ ہے برق سرطور فدا
حال یہ دیکھ کے احمدؐ کو تحیر جو ہوا   لب پر نور سے اس وقت یہ ارشاد کیا
واہ کیا قدرتِ خلاق جہاں پرور ہے
۲۴۷ آئی آواز کہ ششدر نہ ہو یہ حیدر ہے

سن کے یہ بات شہنشاہ زماں شاد ہوئے   درِ مسجد پہ اُدھر تخت سے حیدر اترے
جس قدر مومنِ دیندار تھے اُس جا پہ کھڑے   بادب چوم کے ہاتھوں کو قدم سب نے لئے
ہاتھ اپنے بھی بڑھا کر جو نبیؐ ہنسنے لگے
۲۴۸ دیکھ کر چہرۂ احمدؐ کو علیؑ ہنسنے لگے

پھر یہ حیدرؑ سے شہنشاہِ رسل نے پوچھا   کہو مجھ سے بھی تو یہ ماجرا اے شیرِ خدا
شہ والا سے بصد عجز، علیؑ نے یہ کہا   حق نے چالیس جگہ کا مجھے سلطاں ہے کیا
جمعہ کے روز ہر اک جا میں یونہیں جاتا ہوں
۲۴۹ اسی صورت سے نماز ان کو پڑھا آتا ہوں

کہہ کے یہ بات ہوئے داخل مسجد مولا   پیچھے سب بہرِ نماز آکے ہوئے استادا
نیتیں باندھ کے جب کرنے لگے ذکر خدا   غائب اُن سب کی نظر سے ہوئے سلطانِ ہدا
ختم جب طاعت رب دوسرا کی سب نے
۲۵۰ پڑھ کے صلوات محمدؐ کی ثنا کی سب نے

دی یہ جبریل نے پھر سرورِ عالم کو صدا   حکم خالق ہے کہ اب ہاتھ سے رکھ دو بیضا
رکھ کے بیضے کو یہ فرمانے لگے شاہ ہدا   غیر ممکن ہے کہ بندہ سے ہو خالق کی ثنا
نہ وہ مسجد ہے نہ وہ شہر نہ وہ ساماں ہے
وہی بیٹھے ہیں وہی طاق وہی ایواں ہے

www.emarsiya.com

۲۵۱

باہر اُس قصرِ عجائب سے جب آئے مولا اُس فلک کو شہِ بوذر نے طلائی پایا
رنگ بڑھتا ہی چلا جاتا تھا تولوں جس کا اور کچھ راہ جو طے کی تو یہ شہ نے دیکھا
نور کا سامنے بہتا ہوا اک دریا ہے
۲۵۲ کہ نشاں جس کے کناروں کا نہیں ملتا ہے

پوچھا جبریل سے حضرت نے کہ یہ بحرِ رواں کیا صفت رکھتا ہے، کچھ مجھ سے کرو اس کا بیاں
عرض کی نام ہے اس بحر کا بحرِ حَیواں آتی ہے آپ سے جس کی تنِ بے جاں میں بھی جاں
لطف کی بات یہ ہے قند سے میٹھا ہے یہ
۲۵۳ دودھ سے صاف ہے اور برف سے ٹھنڈا ہے یہ

حق نے بیکار نہیں کی ہے کوئی شے پیدا ہوگا جب قُربِ قیامت کا تو یہ برسے گا
اسی پانی سے تو ہوجائیں گے مُردے زندا انتہا قدرتِ حق کی نہیں شہ نے یہ کہا
واہ کیا صنعتِ صنّاع ہے کیا حکمت ہے
۲۵۴ کہ ہر اک قطرہ میں اک نطفہ کی خاصیت ہے

اور کچھ واں سے بڑھے جب کہ شہنشاہ ہدا تیسرے چرخ کو دیکھا کہ وہ ہے موتی کا
جس کے دروازہ میں ہے نور کا اک قفل لگا شاہ والا کو جو دربان نے آتے دیکھا
بے کہے بہرِ شہِ جن و بشر کھول دیا
۲۵۵ بڑھ کے اک نور کی کُنجی سے وہ در کھول دیا

جبکہ دروازہ میں داخل ہوئے سلطانِ زماں دیکھا سردار دو عالم نے حسیں ایک جواں
جس کے رخسار سے تھا نورِ مہ و مہر عیاں پوچھا جبریل سے یہ کون ہیں اے بھائی جاں
عرض کی حضرتِ یعقوبؑ کے یہ اختر ہیں
حسن میں سب سے، بجز شاہ ہدا بہتر ہیں

www.emarsiya.com

۲۵۶
جب سے معلوم ہوئی آپ کے آنے کی خبر   شوقِ دیدار میں حضرت کے چلے آئے ادھر
مل کے جب یوسفؑ سے بڑھے خیر بشر   وہیں زُہرا نے کیا سامنے مجرا آکر
شہِ کونین کو محظوظ جو پایا اس نے
نغمہ توحید کے پردے میں سنایا اس نے

۲۵۷
ہنس کے فرمایا کہ تو ہے فلکِ عیش کی ماہ   کوئی اس فن کا نہیں تجھ سے زیادہ آگاہ
اہل دنیا کو جھکائے گی کنوئیں تیری چاہ   پر رہے شرع کے قانون یہ ہر وقت نگاہ
وقتِ آخر بہت اس بات کا غم ہوئے گا
ساز اس سے جو نہ رکھے گی تو سم ہوئے گا

۲۵۸
جب ہوا قصر چہارم پہ وُرودِ مولا   دیکھا حضرت نے کہ یہ چرخ تو ہے چاندی کا
در کی پیشانی پہ لیکن ہے محمدؐ لکھا   شہ نے خورشید کو پوچھا تو امیں نے یہ کہا
سامنے آپ کے آتے ہوئے شرماتا ہے
وہ تو کچھ دن ہی سے غائب ہے کہ چاند آتا ہے

۲۵۹
لے کے اے کلک بس اب پنجتنِ پاک کا نام   پانچویں چرخ کا بھی حال رقم کردے تمام
آئے جب طارم پنجم پہ شہنشاہ انام   غم فرقت سے لبِ گور تھا اُٹھا بہرام
تن میں جان آنے لگی مطلبِ دلخواہ ملا
وہیں ہارون سے بھی کل کا شہنشاہ ملا

۲۶۰
جب گئے چرخ ششم پر شہِ افلاک و زمیں   بارک اللہ کی ہر سو سے صدائیں آئیں
مشتری ہوگئی خود مشتریٔ ماہِ مُبیں   باتیں تا دیر یہیں حضرتِ موسیٰ سے رہیں
یہیں کافور بہشتی کے محل کو دیکھا
اور یہیں شاہ نے میزانِ عمل کو دیکھا

www.emarsiya.com

۲۶۱

دور آخر ہے یہ اے اساقی گلگون اندام جاتے ہیں منزل ہفتم کی طرف شاہِ انام
کیف میں سب سے جواوّل ہو پلا اُسکا جام تا کہ گھر بیٹھے لکھوں خُلد کا احوال تمام
فیضِ حضرت سے جو سیر اسکی میسر ہوگی
۲۶۲ یہی معراج وہاں میری زباں پر ہوگی

پہنچے جس دم درِ فردوس پہ شاہِ عالم چلی جنت کی ہوا لینے کو سرور کے قدم
نوبت آمد کی بجانے لگے غُنچے پیہم بلبلیں گانے لگیں نعت کے نغموں کو بہم
پہنچا رضوان تو گلدستۂ جنت لے کر
۲۶۳ اور ادریس بڑھے نور کا خلعت لے کر

کی تھی فردوس کی رضواں نے بڑی تیاری جتنی حوریں تھیں وہ سب پہنے تھیں جوڑے بھاری
نخل چھانٹے گئے تھے صاف ہراک تھی کیاری خوبصورت تھا جو ہر پھول تو کلیاں پیاری
کسی گلرو کی قبا کا نہیں ایسا دامن
۲۶۴ بن گیا قدرتی قالین زمیں کا دامن

آمدِ سرورِ عالم سے سجا تھا گلزار نونہالانِ گلستاں کی دو رویہ تھی قطار
سرو شمشاد نقیبانہ کھڑے تھے ہشیار سر پہ باندھی تھی شہِ گل نے گلابی دستار
تمغہ پایا گُلِ لالہ نے تو سالاری کا
۲۶۵ گل عباس کو عہدہ تھا علمداری کا

چوٹیاں اونچے درختوں کی یہ دیتی تھیں صدا پہلے ہم دیکھیں گے نورِ رخِ شاہِ والا
پھل گئے آتشِ فرقت سے پھلوں نے یہ کہا ٹوٹ کر دیکھنے کو ہم تو گریں گے بخدا
اُڑگئی شوق میں عالم یہ ہوا خوشبو کا
جب تو گل میں نہیں ملتا ہے پتا خوشبو کا

www.emarsiya.com

۲۶۶

سرسری ڈال کے اپنے قدو قامت پہ نظر   سب سے اونچا ہوں کہا سرو نے یہ خوش ہو کر
پہلے دیکھوں گا میں ہی نورِ رُخِ پیغمبر   میں بھی کچھ کم نہیں شمشاد اکڑتا تھا ادھر
بولی نرگس کہ بہت شوق میں ہم جاگے ہیں
۲۶۷ بڑھ کے بیلوں نے کہا سب سے ہمیں آگے ہیں

فخر اور ناز سے گلشن کی زمیں نے یہ کہا   پاؤں سر پر مرے رکھیں گے شہنشاہ ہدا
خواب راحت سے یہ کہتا ہوا سبزہ چونکا   سب سے پہلے میں ہی حضرت کے قدم چوموں گا
درجنت نے کہا یہ تو ہے درجا میرا
۲۶۸ پاؤں رکھ دیں گے تو بڑھ جائے گا رُتبہ میرا

تھی یہ سوسن کی تمنا کہ اشاروں پہ چلوں   قول داودی کا یہ تھا، کہ میں خوش گا کے کروں
تھا یہ نرگس کا اشارہ قدم آنکھوں پہ دھروں   تھی چنبیلی کی یہ خواہش کہ کنیز ان کی بنوں
سرو کہتا تھا غلام شہِ دیں بے شک ہوں
۲۶۹ سویا یہ جانتا تھا ان کا میں لے پالک ہوں

تھا مدن مان رسولِؐ مدنی پر شیدا   قدِ موزوں پہ ہوا جاتا تھا شمشاد فدا
عشقِ پیچاں کی یہ حالت تھی کہ مجنوں تھا بنا   سرِ اقدس پہ کئے مولسری تھی سایا
ان کے چلنے سے لہک میں جو نہ فرق آتا تھا
۲۷۰ سبزہ قدموں سے شہِ دیں کے لپٹ جاتا تھا

فرقتِ شہ میں ہوا جو چمنِ خُلد کا حال   اس کو کرتا ہوں میں تحریر یہاں بالا جمال
گر بہ تفصیل لکھوں کیوں طول کا ہوتا ہے خیال   ہے نئی بات سنیں غور سے اربابِ کمال
ہو پرانا کوئی مضموں تو دکھا دیں مجھ کو
فارسی کی ہو کتب میں تو پتا دیں مجھ کو

www.emarsiya.com

۲۷۱

سب سے پہلے گُلِ لالہ کا کروں حال رقم　　پڑ گیا داغ کلیجہ پہ اٹھایا یہ الم
خوں کے اشکوں سے جو رویا کیا برسوں پیہم　　ہوگئی سُرخ قبا دیکھ لیں اہلِ عالم
جب سے دیکھا رخِ حضرت وہ جلن دور ہوئی
۲۷۲　ہجر کی آگ جو سینے میں تھی کافور ہوئی

سامعیں اب گُلِ سوسن کا سنیں حال ذرا　　آتشِ عشق نے تن ایسا جلایا اُس کا
تپِ فرقت نے کیا رنگ مِسی کا پیدا　　اس قدر چیخ کے روئی، کہ گلا بیٹھ گیا
جب سے دیدارِ رسولؐ عربی دیکھتا ہے
۲۷۳　رنگ باقی ہے دھواں دل سے نہیں اٹھتا ہے

گل کی کیفیت تازہ بھی ہے حیرت افزا　　ہجر سرور میں ہوا زور جو وحشت کا سوا
لال منہ پہلے تو خود اپنا طمانچوں سے کیا　　دھجیاں دھجیاں پھر کی تنِ نازک کی قبا
شہ کے صدقے سے رہا گونہ وہ سودا باقی
۲۷۴　آج تک دیکھ لو پر رنگ ہے رخ کا باقی

جسمِ نازک پہ ہے گرچہ وہی صد پارہ قبا　　آستینوں کا پہ کوسوں نہیں اب تک بھی پتا
نہ گریبان کا معلوم ہوا حال اَصلا　　پر ہوا شہ کی زیارت سے یہ حاصل رُتبا
لوگ ہاتھ آتے ہی دامن میں اٹھا لیتے ہیں
۲۷۵　اکثر ایسے ہیں کہ جو سر پہ چڑھا لیتے ہیں

سنبلِ تر کا ہوا عشق نبیؐ میں یہ حال　　نہ تو کنگھی کی خبر اُس کو نہ چوٹی کا خیال
الجھے بالوں سے یہ ثابت کہ مشوش ہے کمال　　دیکھ کر روئے نبی اتنی ہوئی طبع بحال
اب وہ الجھن نہیں پر بال کھلے رہتے ہیں
آج تک سنبل پیچاں اسے سب کہتے ہیں

www.emarsiya.com

۲۷۶

حالِ نرگس پہ بھی اے اہلِ نظر چشم رہے   زر و تن ہوگیا صدمہ سے غمِ فرقت کے
روشنیِ چشم کی جاتی رہی روتے روتے   اتنی تسکین ہوئی پر دیدِ شہِ والا سے
پوری حالت نہ رہی گو یرَقاں کی باقی
دونوں آنکھوں پہ مگر رہ گئی زردی باقی

۲۷۷

یہ ثمر دار درختوں کا ہوا حال ابتر   پھَل گئے سوزِ غمِ ہجرِ نبیؐ سے یکسر
چھالے آنے لگے ہر شاخ میں کثرت سے نظر   جب ہوئے واردِ فردوس شہِ جن و بشر
ایسی فرحت ہوئی پاکیزہ و تر بن گئے سب
جتنے چھالے تھے تر و تازہ ثمر بن گئے سب

۲۷۸

ہاں فقط تاک ہے ایک فیض سے محروم ضرور   کہ ہرے رہتے ہیں بندھنے پہ بھی اس کے انگور
سبب اس کا یہ ہے گر غور کریں اہلِ شعور   اُس کی مے کھینچتے ہیں اہلِ جہاں بہرِ سرور
معصیت میں ہے گرفتار سزا پائے گا
عارضہ تابہ قیامت یہ نہیں جائے گا

۲۷۹

اسی باعث سے تونٹی میں یہ رہتے ہیں سدا   شرم سے منہ نہیں دکھلاتے ہیں انگور اصلا
آڑ میں پتوں کے چھُپنے کو بنالی جا   تاکہ باہر سے کوئی لاکھ ملے گا نہ پتا
جس طرف دیکھئے پتے ہی نظر آتے ہیں
بڑی کوشش سے نظر باز انہیں پاتے ہیں

۲۸۰

جانور بھی تھے اسی طرح سے بے دیکھے فدا   پہلے بلبل کا سُنیں حال تمام اہلِ ولا
جب ہوئے داخلِ فردوس شہِ ہر دوسرا   دفعتاً پھول گئی دیکھ کے گل سا چہرا
حق کے محبوب ہیں یہ جبکہ یہ جانا اس نے
گایا پھر آمدِ حضرت کا ترانا اس نے

www.emarsiya.com

۲۸۱
جب تک اس نے شہ والا کو نہیں دیکھا کوہ و صحرا میں بنالیتی تھی مسکن اپنا
جب سے حضرت کی زیارت کا شرف اس کو ملا باغ میں رہنے لگی یہ بھی شگوفہ ہے نیا
گُلِ خوش رنگ کی عاشق نہیں زنہار ہے یہ
پھر اسی پھول سے چہرے کی طلب گار ہے یہ

۲۸۲
جب تو بیتابی سے ہر گل کی طرف آتی ہے اپنے محبوب کی خوبو جو نہیں پاتی ہے
شاخ پر بیٹھ کے بو سونگھ کے اُڑ جاتی ہے مطلب اس شعر کا ہر مرتبہ دُہراتی ہے
حیف در چشمِ زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد

۲۸۳
فاختہ بھی تھی اس طرح سے اِن پر شیدا متلاشی تھی کہ پاؤں کہیں حضرت کا پتا
اسی منت کا تو تھا طوق گلے میں ڈالا یہی باعث تھا کہ خاکستری رنگوائی قبا
روئے حضرت کا تصور میں مزا لیتی تھی
ہر جگہ بیٹھ کے کوکو کی صدا دیتی تھی

۲۸۴
لائے جب دہر میں تشریف شہِ نیک اساس دیکھا تو پر نہ بجھی تشنۂ دیدار کی پیاس
گو کہ امید بر آئی مگر اب تک ہے اُداس اسی باعث سے بدن میں وہی اگلا ہے لباس
اب بھی کوکو کی صدا ہے خفقاں باقی ہے
بڑھ گیا طوق، پہ گردن پہ نشاں باقی ہے

۲۸۵
سرو گلزار کی ہرگز پہ نہیں شیدائی یاد جب آگیا اس کو قد زیبائے نبیؐ
شاخ پر دیکھنے کو غور سے دم بھر بیٹھی بوئے مقصود نہیں پائی تو پھر اُڑ کے چلی
پھر وہ قد دیکھ لوں اس دُھن میں جیا کرتی ہے
ایرے پھیرے یونہیں گلشن کے کیا کرتی ہے

www.emarsiya.com

۲۸۶

یوہیں طاؤس بھی تھا عاشقِ سلطانِ زمن   اس قدر فرقت شہ میں سہے آلام و محن
کثرت داغ الم سے ہوا سینہ گلشن   ڈھونڈتا پھرتا تھا محبوبِ خدا کو بن بن

آئے جب سیر کو سلطانِ عرب جنت میں
رقص کرتا ہوا حضرت کی گیا خدمت میں ۲۸۷

اب کبھی رقص جو کرتا ہے میان صحرا   صاف ظاہر ہے سبب اس کا سمجھ لیں عقلا
یاد جب آتی ہے فردوس کی وہ اس کو فزا   اور پھرتا ہے نظر میں وہی گل سا چہرا

محو یہ شہ کے تصور میں ہوا کرتا ہے
رقص پہروں اسی صورت سے کیا کرتا ہے ۲۸۸

تاب کیا ہے جو کرے کوئی صفت حوروں کی   مسکرا دیں تو یہ معلوم ہوا برق گری
نام کو جس میں شرارت نہیں ایسی شوخی   نہ وہاں ناز کا خنجر ہے نہ غمزہ کی چھری

صید کو اپنے جو تڑپائیں وہ صیاد نہیں
ہیں تو معشوق مگر طرز جفا یاد نہیں ۲۸۹

جانتی ہی نہیں وہ کرتے ہیں عشوہ کیونکر   صورتیں ایسی کہ دل صدقے کرے آپ بشر
نہ کسی چال سے واقف ہیں نہ غمزہ سے خبر   ان کی باتوں میں مسیحائی ہے آنکھوں میں اثر

جس بہشتی سے سخن ہنس کے کیا لوٹ ہوا
پیار سے جس کی طرف دیکھ لیا لوٹ ہوا ۲۹۰

داخلِ چشمۂ رحمت ہوئے پھر شاہِ زمان   چشمۂ خور ہوا جلوہ سے تمام آبِ رواں
بلبلے انجم بنے، موج ہر اک کاہکشاں   صاف آتا تھا نظر چرخ کا پانی میں سماں

غسل محبوب خدا اس میں جو فرمانے لگے
سب بھنور چودھویں کے چاند نظر آنے لگے

www.emarsiya.com

۲۹۱

جب وہ دُر چشمۂ رحمت سے نہا کر نکلا   مثلِ خوشبو کے اُڑا لے گئی سدرہ پہ ہَوا
ہاتھ ہر شاخ کا بیعت کے لئے آپ بڑھا   گھر یہ خادم کا ہے جبریل نے حضرت سے کہا
شہِ والا کے یہاں آنے کی نوبت آئی
جس کی مدت سے تمنا تھی وہ ساعت آئی ۲۹۲

دیکھتے کیا ہیں بصد غور شہِ عرش نشیں   ساکن اُس پیڑ کے اک برگ پہ ہیں روحِ امیں
کی ہے یاقوت کی محراب سے جس کی تزئین   تحفہ کرسئ مرصع پہ بچھا ہے قالیں
گل ہر اک شاخ میں کثرت سے بھرے رہتے ہیں
ایسی شادابی ہے کانٹے بھی ہرے رہتے ہیں ۲۹۳

شہ سے پھر روحِ امیں نے بہ مسرّت یہ کہا   خُلق نے آپ کے کیا شاد کیا دل میرا
کب سے یہ شوق تھا آئیں مرے گھر بھی مولا   لطف اس بندۂ ناچیز پہ کیا فرمایا
اور یہ مجھ پہ کرم شاہ زمانہ ہوجائے
عید ہوجائے اگر یاں بھی دوگانہ ہوجائے ۲۹۴

یاں بھی دو رکعتیں سلطانِ رسالت نے پڑھیں   آگے بڑھنے کا کیا عزم تو بولے یہ امیں
حد یہیں تک تھی ہوا خواہ کی یا سرورِ دیں   اب سرِ مو بھی تو قدرت مجھے بڑھنے کی نہیں
کوئی یہ مرتبہ عالم میں نہیں پاسکتا
واں چلے آپ جہاں میں بھی نہیں جاسکتا ۲۹۵

رہ گئے روحِ امیں بڑھ گئے شاہِ ابرار   کر کے طے پردوں کو قدرت کے جو نکلے اکبار
ہوگئی سُست براقِ شہِ دیں کی رفتار   بادب اس نے یہ کی شاہ رسل سے گفتار
یاں سے رخصت یہ ہوا خواہ بھی اب ہوتا ہے
آگے بے حکم بڑھوں اب مری قدرت کیا ہے

www.emarsiya.com

۲۹۶

جب براق آپ سے یہ کہہ کے سوئے خلد گیا آ کے رفرف نے کیا شاہِ زمن کو مجرا
بیٹھ کر اس پہ روانہ ہوئے پھر شاہِ ہدا جبکہ طے اُس نے بھی، ہفتاد حجابوں کو کیا
عرض کی یاں سے بڑھوں یہ نہیں قدرت میری
۲۹۷ یا نبیؐ سلب ہوئی جاتی ہے قوت میری

آخرش پشت پہ میکال کی بیٹھے سرور ہوگئے ان کے بھی، پرواز سے جب ساکت پر
پھر سرافیل نے کاندھے پہ اٹھا یا بڑھ کر پردۂ قدرتِ حق دور سے جب آیا نظر
عرض کی یاں سے بس اب میں بھی نہیں جا سکتا
۲۹۸ آپ کو عرش خدا تک نہیں پہنچا سکتا

شہ نے جس وقت سرافیل کا یہ عجز سنا طَرَفِ عرش روانہ ہوئے، حضرت تنہا
پہنچے جب متصل عرشِ شہنشاہِ ہدا چاہا نعلین کریں دور، تو آئی یہ صدا
گھر تمہارا ہے یہ کس واسطے شرماتے ہو
۲۹۹ کفشیں پہنے ہی ہوئے، کیوں نہیں آجاتے ہو

اور آگے جو بڑھے شوق میں شاہِ ابرار غیریت گُم ہوئی، وحدت کا ہوا پھر اظہار
کوئی پردہ نہ رہا، کُھل گئے سارے اسرار آپ ہی طالب مضطر تھا وہ، آپ ہی دلدار
اہل ظاہر کبھی بھید اس کا نہیں پائیں گے
۳۰۰ شرع کی آنکھ سے تو دو ہی نظر آئیں گے

میزباں کون تھا اور آپ تھے مہماں کیسے کہ گئی پردہ میں جبریل کے رحمت لینے
شوق دیدار کے طے ہوگئے سارے قصے کیسے ممکن ہے کہ حالات کھلیں تخلیئے کے
کون کہہ سکتا ہے ان دونوں میں کیا بات ہوئی
جب کہ قوسین کے گوشے میں ملاقات ہوئی

www.emarsiya.com

۳۰۱

ناز کے کرتے رہے پہلے سخن شاہِ امم   عہد بخشایشِ امت کا ہوا پھر باہم
بعد اک مدت بسیار کے یہ سمجھے ہم   فقط اس رات کی خاطر ہی بنا تھا عالم
رازِ مخفی یہ کسی نے بھی نہیں جانا تھا
۳۰۲ اتنی محبوب کی خاطر ہے یہ دکھلانا تھا

نازِ محبوب کی باتیں بھی سنیں اب غفّار   عرض کی دو دیئے جبریل کو شہپر اکبار
مجھ کو کیا اس کا عوض تونے دیا اے غفار   آئی آواز تمہیں ہم نے وہ گیسو دیئے چار
جن کے ہر بال سے خوشبوئے جناں آتی ہے
۳۰۳ جب یہ کھلتے ہیں، کلی قلب کی کھل جاتی ہے

کہا موسیٰ کو کلیم اپنا بنایا تو نے   اور پھر طور پہ دیدار دکھایا تونے
حضرتِ نوح کی کشتی کو بچایا تو نے   تخت شاہی پہ سلیماں کو بٹھایا تونے
جتنے شکوے کروں اس وقت ہے زیبا مجھ کو
۳۰۴ میرے خالق عوض ان سب کا دیا کیا مجھ کو

آئی آواز یہ شکوہ تو نہ مانا ہم نے   آپ کا بندوں سے پڑھوا دیا کلمہ ہم نے
طور پر گو انہیں دکھلا دیا جلوا ہم نے   پاس آنے کا مگر حکم نہ بخشا ہم نے
دور سے دیکھ کے وہ غافل و سرشار رہے
۳۰۵ اور تم پاس کھڑے رہ کے بھی ہشیار رہے

حضرتِ نوحؑ سے اے ماہ تمہیں نسبت کیا   ان کو کشتی کی عطا تم کو جہاز امت کا
ناخدا جس کا زمانے میں نہیں ہے تم سا   دی سلیمانؑ کو شاہی نہ کرو اس کا گلا
ان کو جبریل سا خادم پئے خدمت نہ دیا
تخت دنیا کا دیا، تاجِ شفاعت نہ دیا

www.emarsiya.com

۳۰۶

دیوجن رہتے تھے دربار میں، واں لیل ونہار میرے محبوب ملائک ہیں ترے خدمت گار
جس انگوٹھی سے سلیماں کا بڑھا عزّ و وقار اس میں تیرا ہی تو تھا نام رقم، اے دلدار
میں نے مختار کیا ہے تجھے اپنے گھر کا
تو نگینہ ہے مرے عرش کی انگشتر کا

۳۰۷

اے حُسین تیرے مراتب ہیں عجب بیش بہا اور سب مرسلوں کو، معجزہ ایک ایک دیا
ہم نے سب معجزوں کا پر تجھے مختار کیا عرض کی نغمۂ داود کا کیا بخشا صلا
ان کو خالق نے خوش آوازی کی نعمت بخشی
آئی آواز تمہیں ہم نے فصاحت بخشی

۳۰۸

کی زرہ ایک عطا ان کو، حفاظت کے لئے ہم نے دو جوشنِ نایاب تمہیں بھیج دیئے
جس جس امت نے نبی کے نہیں فرمان سُنے کیسے کیسے نہیں دنیا میں عذاب ان پہ ہوئے
تیری امت پہ مگر کچھ نہ عذاب آئے لگا
بخش دیں گے اسے جب روزِ حساب آئے لگا

۳۰۹

اور نبیوں کی کتابوں کا ہوا یہ انجام چند ہی روز میں کردی گئیں منسوخ تمام
پر ترے دفترِ اعزاز کا اعلا ہے مقام کبھی قرآن کے ترمیم نہ ہوں گے احکام
بعد تیرے بھی رہے گی یہ شریعت باقی
سلطنت ہے تری تا روز قیامت باقی

۳۱۰

عرض کی حُسن کیا حضرت یوسفؑ کو عطا دیکھ کر جن کو ہوا ایک زمانہ شیدا
جب زلیخا کو ہوا عشق کا ان کے سودا مصر کو بخش کے ہمتائے عزیز ان کو کیا
شب یہ ہے وصل کی موقع ہے گلے کا مجھ کو
بدلا ان باتوں کا خالق نے دیا کیا مجھ کو

www.emarsiya.com

٣١١

آئی آواز جوابات سنو اِن کے بھی گو کہ یوسفؑ ہوئے ہمتائے عزیزِ مصری
ہم نے کونین میں شے تم سے عزیز ایک نہ کی سارے نبیوں میں رسوا قدر تمہاری ہی رہی
یہ بھی سن لو نہ رہے تا کوئی کھٹکا باقی
٣١٢ ہو گئے ہم ہی تمہارے تو رہا کیا باقی

حسن بخشا انہیں کرتے ہو جو اس کا شکوہ تم سے بہتر تو کسی طرح نہ تھا، حُسن ان کا
واں صباحت تھی یہاں لطف ملاحت ہے سوا دیکھو کتنا ہی مگر، سیر نہیں دل ہوتا
تھے حُسین حُسن میں وہ تم سے، مگر خوب نہ تھے
٣١٣ تھے وہ معشوقِ زلیخا، مرے محبوب نہ تھے

باتیں یہ ختم بھی ہونے نہیں پائیں تھیں یہاں ہوگیا دعوت محبوب کا فوراً ساماں
کاسۂ شیر و برنج آیا پئے شاہِ زماں نوش فرما کے ہوا قلب نہایت شاداں
آپ جب گھر کی طرف با حشم و جاہ چلے
٣١٤ سدرہ سے حضرتِ جبریلؑ بھی ہمراہ چلے

واہ بزمِؔ جگر افگار، ترا کیا کہنا خوب مجلس میں ہوا شور ثنا کیا کہنا
خوش ہوئے تجھ سے رسولؐ دوسرا کیا کہنا سچ یہ ہے خوب مسدس یہ کہا کیا کہنا
مدح سرور نے کیا، خاک سے اکسیر تجھے
دیں گے محبوبِؐ خدا خُلد کی جاگیر تجھے

www.emarsiya.com